

تَمَيْرِ حَيَاةٍ

پندرہ و نویں شمارہ

سیرت سازی سے مقدم

اسلام میں بدر کا معمر کہ جو ۳۱۳ مسلمانوں کا کارنامہ ہے ہر وقت پیدا کیا جا سکتا تھا مگر بدر کے موقع کے لئے تیرہ برس کے انتظار کی ضرورت پیش آئی اور جب تک ٹھوک بجا کر آزمائشوں کی آگ میں تپا کر ان کو دیکھنیں یا گیا ان کو معروکوں میں نہیں لایا گیا، اس سے اندازہ ہو گا کہ جماعتوں کی تعمیر صرف ضد اور بہت اور سب و شتم اور طعن و طنز اور شوغل اور مختلف نعروں کے شعر پڑھنے اور چینخ سے نہیں ہوتی بلکہ مقصد کی بلندی، مقصد سے عشق نہادا بستگی، اس کے حصول و بقا کے لئے اعلیٰ اخلاق، پختہ سیرت اور مضبوط کیریکیٹر پیدا کرنا ضروری ہے، تاریخ میں اس کی بکثرت مثالیں ہیں کہ جماعت نے اپنے وحشیانہ جوش اور شجاعت سے کسی مقصد کو حاصل کر لیا لیکن چونکہ اس کی بقا کے لئے جو اخلاق اور کیریکیٹر چاہئے ان کے نہ ہوئے سے وہ مشرد اُن کے ہاتھوں سے بہت جلد کوئی کام

(علامہ سید سلیمان ندوی)

سلوک سلیمانی

Rs.10/-

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Fortnightly

Tameer-e-Hayat
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off: 0522-2740406
Fax: 0522-2741221
E-mail: nadwa@sancharnet.in

25 April 2008

Vol. No. 45 Issue No. 12

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274606
® 0522-2616731

محمد اکرم جویلس



قبا اونگ

مینو فیکچر رس

ٹپر رس اونگ - ونڈواونگ = ڈوم اونگ
فکس اونگ - لان اونگ - ڈیمودیٹ

سل کراسنگ گوری بازار سروجی نگر کانپور روڈ - لکھنؤ
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشبودار عطر یات

روغنیات، عرقیات، کار پر فوم، کار پر فوم، روم فریشر،
فلور پر فوم، روچ گلاب، روچ کیونہ، عرق گلاب،
عرق کیڑہ، اگریت، ہرمل پر ڈوک

کی ایک قابل اعتماد دوکان :
ایک مرتبہ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

اظہار سن پرفیو مرس

اکبری گیٹ پر کھجور

برائی: C-5، جوہری مارکیٹ، محنت نگر

PIZHARSON PERFUMERS

H.O. Akbari Gate, Chowk, Lucknow,
Tel: 0522-2255257 Mobile: +91-9415009102
Branch: C-5 Janpath Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 94-9415784932
E-mail: pizharsuperior@yahoo.com



Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain

On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph:0522-2614685

DESIGNED BY HAMID, DALIGANJ LUCKNOW, Mobile: 9889654027 - 9415769282

New

Sana Jewellers

Ph: 2266788

شنا جویلس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad



۲۰۱۷ء میں بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ ۲

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جویلس

تمامی ساتھوں میں

لذت بر جہاں کے سامنے امین آباد لکھنؤ بڑی بارڈ مخدوم

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Ph:2260433

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھن پلیس

میں آپ کا خیز مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خال، حاجی محمد معروف خال، محمد فاروق خال (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

اس شمارے میں		تعمیر حیات	شمارہ نمبر ۱۳	جلد نمبر ۲۵	۰۱ امریٰ ۲۰۰۸ء مطابق ۲۷ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ	زیر سرپرستی
۱	علماء قبل	شعر و دب	غزل			
۲			اداریہ			
۳	غذ و احیانہ ندوی	ہمارے لئے اصل خطرہ				
۴		اعجاز هر آنسی				
۵	دکتور عودہ ابو گودہ / محمد سعید غلیظ ندوی	کلمات قرآنی کے عجایز کے نمونے				
۶		خلق عظیم				
۷	حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی	اسوہ نبی ﷺ				
۸		اسلام اور صرف				
۹	مولانا ذکری سعید الرحمن عظیمی ندوی	حق و باطل کی آوریش				
۱۰		ہوشیار!				
۱۱	ڈاکٹر پارون رشید ندوی	قادیانیوں کی سرگرمیاں				
۱۲		دفتار کار				
۱۳	دارالعلوم ندویہ العلماء کی تعلیمی سرگرمیاں	دریں عالم				
۱۴	حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی	درہ تائید				
۱۵		فرمودی شیخ جو پوری				
۱۶	مرزا محمد احمدیک ندوی	انتہا ہی ابھریے کا				
۱۷		تصویر کے وزن				
۱۸		صیح امید				
۱۹	سلمان نجم ندوی	مستقبل اسلام کا ہے				
۲۰		تحریک ندوہ				
۲۱	مولانا سعیت حمد لطف اللہ علی گزہی	فقہ و فتاوی				
۲۲	متو سلطان ندوی	سوال و جواب				
۲۳		وفیات				
۲۴	شیخ بکر بن عبداللہ ابو زید	شیخ بکر بن عبداللہ ابو زید				
۲۵		تعارف و تبصرہ				
۲۶		رسد کتب				
۲۷		۰۱ ج، ج				

(Hashmat Ali) Tameer-e-Hayat, Lko.

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مخدوں نگاری رائے سے ادارہ کا منصب ہوا ضروری نہیں ہے

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ترسل زر اور خط و کتابت کا پڑھ

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم رجھ

سے بھی چانے والی رقم قابل تکوں ہوگی۔ جس میں ادارہ کا تھسان ہوتا ہے۔ برادر کرم اس کا خیال رکھیں۔

ڈرافٹ تحریکات کے نام سے ہائی اورڈر تحریکات ندویہ احمدیہ، پکنٹو کے پروپریوٹر و کریم ر

غزل

علامہ اقبال

لے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا ججاغ
میتر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندہ خڑ کے لیے جہاں میں فراغ
فروغ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہبائی ہو صاحب مازاغ

وہ بزم عیش ہے مہمان یک نفس دلوں
چمک رہے ہیں مثال ستارہ جس کے ایاغ
کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوے گل کا سراغ



نذر الحفظ ندوی

ہمارے لیے اصل خطرہ

ملک گیر پر قائم ملت کے ایک باوقار ادارہ کا دورہ اجلاس ایک بڑے شہر میں ہوا جس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے شرکت کی، یہ جلسہ و سعی اور جامع نمائندگی اور اس کا اجلاس عام اپنے بھرپور عوایشی شرکت کی وجہ سے کامیاب ترین جلسہ اور اس کا اعلامیہ پوری ملت کے احساسات و جذبات اور اس کی دینی غیرت و حیثیت کا مکمل ترجمان تھا۔ اس شہر کے مسلمانوں نے بالحاذا ملک دل کھول کر اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی، ملک کے دوسرے صوبوں کے نمائندے جب واپس گئے تو انہوں نے اپنے تاثراتی مضمومین اور خطوط کے ذریعہ اس اجلاس کو مثالی جلسہ قرار دیا، لیکن اجلاس کے بعد بعض اخبارات میں جو مراسلمہ اور مضمومین شائع کئے گئے ان کو پڑھ کر ہمیں قرآن مجید کی وہ آیت یاد آگئی جس میں بڑے بلخ اور اچھوتے انداز میں مونوں کوہ دایت کی گئی ہے کہ خدا تم اس بڑھیا کی طرح نہ ہو جانا۔ جس نے بڑی محنت و مشقت سے سوت کا تاپڑہ اس کو خود ہی اپنے ہاتھوں سے تاریک کر کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر دیا، اس موقع پر ہمیں وہ بڑھیا بھی یاد آگئی جس نے حضرت عمر کے دامن کو پکڑ کر سوالات کے تھے، اخبارات کے مراسلے، مضمومین، اشتو یو اور دیواروں پر چساں پوستریوں میں شائع سوالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری ملت میں ہر فرد اپنا یہ حق سمجھتا ہے کہ وہ اپنے رہنماؤں اور قائدین کا دامن ہر چورا ہے پر نہ صرف کھینچنے بلکہ ان کو تاریکرنے کے لیے تیار ہے ہر شخص اپنے کیر کٹ کو مثالی اور شک و شبے سے بالآخر لین دوسرا کے بارے میں بدگانی اور تہمت وال الزام تراشی پر اصرار کرتا ہے۔ ہماری ملت کا ہر فرد بڑھیا کی اس بات کو دلیل بنا کر اپنے قائدین پر تغییر کرنا اپنا حق سمجھتا ہے لیکن وہ اپنے کوئی دیکھتا کہ وہ خود کہاں ہے اور کون محکمات و جذبات کی ہاپر یہ بات کہدا ہے، کوئی ان سے کہنے والا بھی نہیں کہ ع

”دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قباد کیجئے“

اقبال کے الفاظ میں ایسے لوگوں کے بارے میں مجبوراً کہنا پڑتا ہے ع

ہوں چھپ چھپ کے سینوں میں بنائی ہے صوریں

ہماری ملت کس درجہ اپنے قائدین سے بدگان اور ملت کی محکم بنیادوں پر یقینہ چلانے میں کس درجہ بے رحمی سے کام لیتی ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مثالوں سے لگایا جاسکتا ہے:

☆ اس ادارہ پر بعض مصلحت پندوں اور اقراباً پر ووں کا قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔

☆ وہ ایک مخصوص ملک کا ترجمان بتا جا رہا ہے۔

☆ اس کے تعلق سے بدگانیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

☆ اس کا اجلاس ملت میں افتراق کا سبب بن گیا۔

☆ اس اجلاس کی تیاری کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گی اس میں ذاتی بعض اور اناخت کا برا گھٹا طریقہ اختیار کیا گیا، اجلاس کا مقصد چندہ جمع کرنا، شہرت ہٹوڑنا اور اپنے سیاسی قد کو بلند کرنا تھا۔

☆ اجلاس میں ایسا کوئی اعلان نہیں کیا گی جس سے حکومت ارزہ بر انداز ہو، کہیں حکومت سے سودے بازی تو نہیں ہوئی۔

کہیں: "سچ تسلیم" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے یقیناً "تسلیم" کا عمل انجام دیا (معنی میں تاکید کا مفہوم ہوگا) لیکن یہ جملہ اس مفہوم کا حال نہیں ہوگا کہ اس نے دوبارہ اور سارے یہ کام کیا۔

کلمات قرآنی کے اعجاز کے نمونے: ایک لغوی جائزہ

﴿سبِحُنَ الَّذِي أَسْرَى بَعْدَهُ لِيَلٌ﴾

اور چہاں تک لفظ "سبِحُنَ اللَّهُ" کی بات

بے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ کے لیے برائی سے متوجہ اور وقص سے پاک ہے تو اس کی یہ صفت دلگی ہے، دوبار، تین بار، ہزار بار اور

بار بار اس کے لیے پاکی ہے۔

سورہ اسراء کی یہ پہلی آیت مفسرین کی فتویٰ کا اپنا نے والی ہرامت کا ہوتا ہے اور ویسے بنی اسرائیل کا حال دنیا کی دیگر قوموں میں سے کسی کا نہیں تھا، یہ محور ہی ہے، اس قصہ معراج کی کافی تفصیلات کو وہ قوم تھی جس نے اللہ کی نشانیوں کے ساتھ سخا کت تغیر میں محفوظ ہیں، قصہ معراج میں عبرت کیا، اللہ کے پیغمبروں کو قول کیا، اللہ کے کلام پذیری اور سبق آموزی کا وافر سامان ہے اور ہر صاحب ایمان کو چاہئے کہ ان کا واباطہ علمی میں میں تحریف کی، زمین میں اپنی شرائیزیوں سے ادھم بیان ہے، دو مرتبہ بنی اسرائیل کے فداء فی الارض اور ارض فلسطین میں ہمیشہ کے لیے ان کے خاتمی لاکر اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے اور ایمان سے متعلق بیان کرنے کے اس پر مزید فتویٰ ہوگی) حیرت انگیز اور عظیم الشان تفصیلات اس میں محفوظ ہیں۔ (انشاء اللہ آئندہ اس پر مزید فتویٰ ہوگی)

اپنے رشتہ کو سمجھم کرے۔ اس واقعہ کے اسرار جب سورہ کی ابتداء آیت اسراء سے ہے جس میں متعلق بیان کرنے ہیں۔

اس پر آشکارہ ہوں گے اور ان آیتوں کے مطالب

قرآن کریم کا محوالہ ہی ہے کہ وہ لفظ " سبحان"

لطف "سبِخُن" سے فتوکو کا آغاز کیا گیا ہے، یہ لفظ

جب اس پر واشگاف ہوں گے تو یہی ایمان ہے

یا " سبحان" یا " سبحان" کا استعمال اسی وقت کرتا ہے

جو اس کے دل میں گھر کرے گا اور اس کی جڑیں دل

کی طرح ہے اور مصدر جیسا ہی معاملہ اس کے ساتھ

کی گہرائیوں میں پیوست ہوں گی۔

سورہ اسراء ایک عظیم سورت ہے جس میں نبی اسرائیل کا، ان کی شرائیزی و فتنہ سماںی کا ذکر ہے،

چونکہ یہ کفر و تکذیب کا معاملہ بھی اتنا خطرناک ہے کہ

اس پاک زمین پر ان کی خباثت کے خاتمه اور ان کی

یہاں حق تعالیٰ کی تفتح و تقدیم اور ان تمام باقی سے

متعلق ہو یا مگر قوموں کے کفر و انکار کا ذکر ہے،

کیا جائے گا، اس کا مصدر صرح تو "سبِح تسبیح"

ہوتا ہے اس کو بدنتی میں معلوم ہوتی ہے، پھر حضور مسیح ای وہم و بدگانی کی بنا پر وہ اس کی طرف بہت سی ان ہوئی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے،

اختلاف ہو اس کے ہر کام میں اس کو بدنتی میں معلوم ہوتا ہے، پھر اس دوسرے حضور مسیح کی طرف سے بھی اس کا رد عمل ہوتا ہے، اس طرح دل پھٹ جاتے ہیں اور تعلقات ہمیشہ

کے لیے خراب ہو جاتے ہیں، ہمارے حضور مسیح نے بدگانی کو سب سے چھوٹی بات قرار دیا ہے، اس کے برکش حسن نظم (یہ مگانی) کو بہترین عبادت بتایا گیا ہے۔

ہماری اجتماعی زندگی کو ایسے عی امراض ہکن کی طرح کھائے جا رہے ہیں، ہمارے اندر کے امراض ہمارے لیے اصل خطرہ ہیں، تاریخ کے جائزہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اندر سے زیادہ باہر سے نقصان پہنچا ہے، ہم خود اپنے باتوں سے اس شاخ کو کاٹ رہے ہیں جس پر ہمارا شمن ہے۔

بن رہے ہیں اپنے منقاروں سے پھندا جال کا

طائروں پر حیر ہے صیاد کے اقبال کا

من از بیگانہ گاں ہرگز نہ نام

کہ باہن اپنے کرداؤں آشنا کرو

ہمیں اپنا بے لارگ مخابرہ کرنا چاہئے، اس کے لیے سیرت نبوی سے بڑھ کوئی میران نہیں۔ "القد کان لكم فی رسول اللہ اسوة حسنة"۔

☆☆☆☆☆

تسلیم نہیں کے معاملہ پر کوئی ایجمنڈا کیوں نہیں رکھا گیا، کیا اس تعلق سے بھی کوئی در پر دہ سو دے بازی ہوئی؟ ان اخباری مراسوں اور مصنفوں میں کچھ لوگوں کو نام کے ساتھ مطعون کیا گیا ہے، ہمارا قلم ان کے ذکر سے انکار کرتا ہے۔ ہماری اجتماعی زندگی کو جو امراض گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں ان میں بدگانی اور ذاتی و ختمی اختلافات سرفہرست ہیں، یہ اختلافات اس وقت بڑی برقی کی وجہ اگر اس سے ملت کے اہم کاموں کوخت نقصان ہو رکھ رہا ہے، عجیب بات ہے کہ تم تسلیمہ ورشدی کے خلاف اجتماعی ریلیاں اپنے ذوق و پسند بلکہ اپنی خواہش اور اپنے مزاج پر ضرورت سے زائد اعتماد دوسروں کی رائے کو نظر انداز کرنا یا اپنے نقطہ نظر کو پتھر کی لگیر جب ہر شخص اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ اس کی رائے پر عمل کیا جائے، جذباتی مسئلتوں پر اپنے پسندی، مشورہ نہ کرنے کی عادات، اپنی رائے، اپنے فیصلہ،

کہنا حضور سے مجتہد کی عالمت سمجھتے ہیں لیکن اپنے مسلمان بھائی سے بدگانی اور اس پر اسلام تراشی کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور نہ اس کو تعلیمات نبوی کے منافی تکہ کہی جاتی ہے، ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے بدگانی نہ رکھے کہ یہ سخت گناہ ہے، ایک جگہ ارشاد ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے آئینی کی طرح ہے، ایک تیری جگہ ارشاد ہے کہ کسی بندہ مومن کو بد نام ورسا کرنے کے لیے اس پر اسلام لگانا اور اس کے خلاف پر پیگنڈہ کرنا احتاخت گناہ ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والا اگرچہ مسلمانوں میں سے ہو جنم کے ایک حصہ پر اس وقت تک ضرور قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ جل بھن کر اس گناہ کی گندگی سے پاک صاف نہ ہو جائے۔

آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی میں ہم یہ غمہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب متفقین نے آپ کی عزیز ترین متعال پر ہاتھ ڈالا تو قرآنی ہدایت کے مطابق آپ نے حسن نظم سے کام لیا جب تک اس کی براہم ساتویں آسمان سے نہ آگی، اسی طرح جب آپ سے عرض کیا گیا کہ متفقین کی سازشیں کھل کر سامنے آگی ہیں آپ ان کو قول کر دیں تو آپ نے اس مشورے کو قول کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے جس طرح مسلمانوں کو باہم مجتہد و مودت اور ہمدردی کا برتاؤ کرنے اور ایک جم جوان بن کر بننے کی تاکید کی اسی طرح اس کے خلاف پر پیگنڈہ کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ بدگانی رکھنے، بدکوئی کرنے، بے تعلق کر لینے، اس کی مصیب پر فوش ہونے اس کو ایڈ اپ ہو نچاٹے اور حسد و کینہ و بعض رکھ کی سخت مدت کی اور اجتماعی تاکید کے ساتھ سخت ممانعت کی ہے بطور خاص آپ نے بعض وعدات اور کینہ کی مدت کرنے کے بعد بے پہلے بدگانی کا ذکر فرمایا کہ ایک حرم کا جھوٹا وہم ہے، جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ حرم کی سے اس کا ذر اسما

اختلاف ہو اس کے ہر کام میں اس کو بدنتی میں معلوم ہوتی ہے، پھر اس دوسرے حضور مسیح کی طرف سے بھی اس کا رد عمل ہوتا ہے، اس طرح دل پھٹ جاتے ہیں اور تعلقات ہمیشہ پھر اس کا اثر قدرتی طور پر ظاہری برداشت پر بھی پڑتا ہے، پھر اس دوسرے حضور مسیح کی طرف سے بھی اس کا رد عمل ہوتا ہے، اس طرح دل پھٹ جاتے ہیں اور تعلقات ہمیشہ کے لیے خراب ہو جاتے ہیں، ہمارے حضور مسیح نے بدگانی کو سب سے چھوٹی بات قرار دیا ہے، اس کے برکش حسن نظم (یہ مگانی) کو بہترین عبادت بتایا گیا ہے۔

ہماری اجتماعی زندگی کو ایسے عی امراض ہکن کی طرح کھائے جا رہے ہیں، ہمارے اندر کے امراض ہمارے لیے اصل خطرہ ہیں، تاریخ کے جائزہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اندر سے زیادہ باہر سے نقصان پہنچا ہے، ہم خود اپنے باتوں سے اس شاخ کو کاٹ رہے ہیں جس پر ہمارا شمن ہے۔

بن رہے ہیں اپنے منقاروں سے پھندا جال کا طائروں پر حیر ہے صیاد کے اقبال کا

من از بیگانہ گاں ہرگز نہ نام کہ باہن اپنے کرداؤں آشنا کرو ہمیں اپنا بے لارگ مخابرہ کرنا چاہئے، اس کے لیے سیرت نبوی سے بڑھ کوئی میران نہیں۔ "القد کان لكم فی رسول اللہ اسوة حسنة"۔

☆☆☆☆☆

طرف سے اس کے آخری رسول سے علم حاصل کرنے اور پھیلانے کی تائید ہوئی، چنانچہ دن کا یہ زبانی پیغام تحریر میں آکر کتابوں کی مستحق احتیار کر لیا خود اللہ تعالیٰ کا کام شروع ہی سے تحریر میں آچکا تھا، وہ اور اس کے رسول کی تائی ہوئی اور عمل کی ہوئی باشکن کتابوں میں محفوظ ہو گئی اور ان کے ذریعہ

اسوہ نبی ﷺ ساری انسانیت کے لیے معیار اعلیٰ

حضرت مولانا سید محمد راجح حسین ندوی

اس کون و مکان کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے اسی ایمانی پنجگی عطا فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اللہ کے رسول کی طرف سے بتائی ہے پھر تھی اور اس طرح آخری نبی کا کام و پیغام عام دشکر کے لیے اور اپنی پسند کے اخلاق کے مطابق ہوئی ہر بات کے بڑے پختہ امین بن گئے اور ان کو ہوتا ہا اور نسا آبدخل خلیل بھی ہوتا ہا، ادھر وسری زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لیے ہر قوم میں، اللہ کے رسول نے اللہ کا پیغام پہنچانے میں اپنا قائم مقام بھی بتایا اور دوسروں تک پہنچانے کی جو عبید شروع ہوا اس سے دنیا میں علم کا بہت فروغ ہر زمانہ میں نیک انسانوں میں سے ہی کسی کو بھی مقرر کیا جو اچھی باتا اور بری باتوں سے روکتا ذمہ داری پردازی، چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد تھا اور اخیر میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم کا نبی اور حکم دی ہوئی باتوں کو دنیا کے میں اسلام کے فرزندوں کا بڑا عظیم کردار رہا بلکہ کی صدیوں تک علم کی ترویج و اشاعت کے رہبر و رہنمای کر دیا گیا، آپ سے پہلے عربوں کے سب سے بلند درجے علاقوں اور قوموں تک پہنچانے کا کام کی لوگ رہے، انہوں نے اپنے بڑوں سے جو اپنے مرتبہ قبلہ قریش کے نیک افراد میں سے انبیاء پروردگار کے احکام اور اچھے اعمال جو اپنے نبی سے ہر قوم اور علاقہ میں جب وہاں برا بیاں بہت بڑھ جس سے ان کے بعد والی نسل میں، ایک بڑی تعداد جاتی تھیں اپنی نبی قوم میں آتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان تعلیمات کو مانتے والی اور عمل کرنے والی تیار کو پہنچا دیتی تھیں کہ انہوں کو دل سے لگایا اور جہاں وہ کوئی، جس نے ان باتوں کو دل سے پورا کر دیتی تھیں کرتے رہے، ان کا وارثہ عمل ان نبی کے لیے کہ یہ باشکن بالکل صحیح لفظ کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی جماعت بھی کھڑی کر دی گئی جنہوں نے ان باتوں کو بیان کرنے کے دارہ میں آگئے، اور مناسب و محترم طریقے سے محفوظ ہو گئے، ان کے صحیح ہونے پر اعتبار قائم کرنے کو پہنچا واحد پروردگار مانتے اور اس کے حکموں کی پابندی کی نہیں کرتے رہے، ان کا وارثہ عمل ان نبی کی قوم اور ان نبی کا علاقہ ہوتا تھا لیکن حضرت کی اور اپنے بعد کے لیے اپنی اگلی نسل کو بھی ذمہ داری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آبدخل ایسے ایمان والے پردازی۔ اس طرح نسا آبدخل ایسے ایمان والے افراد کی تعداد سے آتی رہی جو اس دنیا میں جو علم کے عالم ہونے اور سارے عالم کے لیے اور قیامت تک کے لیے نبی مقرر کے گے۔ آپ کو جو حکام کو سینہ سے لگائی اور دوسرے تک پہنچائی، یہ انتظام جائزہ لینے کا کام انجام دیا، اور ان کے پچھے اور قول و فعل میں کمال درج کے دیانت دار ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا کہ ایمان والوں کی ایک تعداد اسی انتظام کیا گیا کہ وہ سب کو پہنچے تھا اسی میت رہی جو ایمان کے تقاضوں اور دینی کی کوئی نہیں کو پہنچائی رہے، عبید اولیٰ میں چونکہ علم کا درجہ پیغام کو پہنچائی رہا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ تھا کہ کسی کو اپنی ناؤاقیت کا غدرہ نہ ہو، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا انتظام کیا گیا کہ وہ سب کو پہنچے تھا اسی میت رہی جو ایمان کے تقاضوں اور دینی کے دلائل صحیح کے، ان میں سے کسی میں کوئی کمزوری نہیں کیا تھی اور اسی ناؤاقیت کا غدرہ نہ ہو، اس کے لیے اللہ تعالیٰ بہت کم تھا اس لیے بہلی نسل کے ذمہ داروں نے ہوئی بات کو ان کی دیانت داری کے معیار کو مانتے کہ وہ تمام حضرات جو آپ پر ایمان لاۓ ان کو اللہ زبانی اور عملی طور پر یہ کام انجام دیا پھر اللہ تعالیٰ کی کوئی کریں دیکھا جائے، اس طریقہ سے آتے والی

کرنے والے ہیں، وہی آسمانی کے متعلق ہم ان کو سچا سمجھو کر مجھ اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہے ہیں، نہ مانتے ہیں تو پھر اس واقعہ میں کیوں سچانہ نہیں) اللہ تعالیٰ! کیسا یقین تھا جو ابو بکر کے قلب میں موجود تھا اپنی شخصیت کا نہ اپنی قدرت و مدیر کا انہیں دعویٰ ہے، بلکہ وہ تو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جسے ایمان کی حرارت نے دو آٹھ کرو یا تھا، علم کی کیسی اور اللہ عزوجل جل ان کا رب ہے، ان کا خاتم ہے، وہی مہک تھی جو آپ کے ذہن و دماغ کو معطی کر دی تھی، اس موصول "الذی" کے ساتھ بھی بھی جان کاظم آیا ہے جیسے "سبحن الذی اسری بعدہ فہم کی کیسی دولت تھی جس سے آپ کا دامن مالا مال اسراء و معراج کا قصہ ایسا قصہ ہے جو عقولوں کو اپنے بندے کو معراج پر لے گیا۔

فہم کی کیسی دولت تھی جس سے آپ کا دامن مالا مال اسراء و معراج کا قصہ ایسا قصہ ہے جو عقولوں کو تھا، ایمان کی یہ کیسی روشنی تھی جو پھوٹ رہی تھی جلال پر اعلان کرنے والی ضمیر بھی کسی آئی ہے، جیسے اور صدیق اکبر کے قلب کو اپنے نور سامنیوں سے سبحث، سبحث، آخر ان سب کیا مفہوم منور کر رہی تھی !!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام جو دی جو ہر قصہ سے میرا ہے، ہر عجب سے پاک ہے، اسی آسمانی مسلمانوں کو پڑھ کر سناتے ابو بکر کے نزدیک کا اعلان تھا جائے اور اسکی شان کی قدوی اور پاکی کے زمزمه ارتقاء اور اسکی صفات میں اس کی کبریائی کا اعلان معراج کا واقعہ اس سے بڑھ کر تھا، جب روزانہ کیا جائے اور اسکی شان کی قدوی اور پاکی کے زمزمه ارتقاء اور اسکی صفات میں اس کی کبریائی کے زمزمه ارتقاء کے جائیں، اسی کی قدرت ہے کہ اپنے بندے کو کروزانہ کے سفر اور ایک نہیں کئی کہی بار کے سفر کے راتوں رات ساتوں آسمانوں کی اس نے سیر کرائی، تمام جزوؤں کو زندگی کا قلب بخشنا (خلق الا زواج) اس قصہ معراج کی وہ کیوں نہ تصریح کرتے؟ البتہ کہا)، سورہ کی ابتداء ایسے حیرت انگیز قصہ سے ہے جن لوگوں نے واقعہ معراج کو اپنی کوتاه عقولوں کے حصہ کی تھیں اعلیٰ عقلیں سمیت نہیں سکتیں، جس کی تفصیلات کو انسانی عقلیں سمیت نہیں سکتیں، جن کے اندروں میں ایمان جلوہ رختا اور جن کے دربار میں پیش کیا، اپنے ناقص علم کی میرزاں میں اس کو پرکھنا چاہتا اور اپنے مدد و دہن سے اس کا جائزہ دل ایمان و یقین کی ضوف خاتمیوں سے منور تھے انہوں نے پہلے سرحد علیٰ میں سر تھیم کردیا اس لیے کہ اس سامنے موجود ہے، صبح و شام جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں اور اس پر پذرہ صدیاں گزر گئیں کہ اپنے لامبا ہی مکروہ فریب کے باوجود پوری دنیا آج تک اس کا پچھہ بگاؤ نہیں پائی تو ہم دل کے پورے یقین ان کے دل میں نبی کی تحدیب کا حق بوسی گے اور قلب کی پوری صفائی اور سچائی کے ساتھ کہہ کتے کہ بھٹک ہوؤں کو پھر سوئے حرم لے چلے، جو انہیں ہیں "سبحن رب السماوات والارض رب اللہ اور بندوں، خالق اور مخلوق کا فرق سمجھائے اور العرش عمایصفون" پاک ہے آسمان دزمن کا ان کے سامنے قدرت الہ اور انسانی بے بی اور عاجزی کے درمیان لکیر کمیخ کر انہیں بتائے، پالنہار، عرش و کرسی کا پروردگار ان باتوں سے جو یہ نالائق اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔

فرمایا: **سبحن الذی اسری بعدہ** لیلۂ کویا لوگوں سے کہا گیا: رکو، رکو! جلدی سے اس واقعہ کو مت جھاؤ، جھاؤ، جھاؤ راتوں رات اپنے

دے دلا کر ختم کر دیتے، تو ایسے حالات پیش آتے کہ خود اپنی ضرورت پوری نہ کر سکتے، کبھی کسی کے سوال پر انکار نہیں کیا، اپنے پاس نہ ہوا تو قرض لے کر اس کی ضرورت پوری کر دی لیکن اپنی ضرورت کے لیے کچھ بچانے کی کوشش نہ کی، آپ کی اس وقت کی رفیقات حیات کو اس تنگی اور ترشی سے سابقہ پڑنے پر جب کچھ کہنے کا موقع ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ رہنے میں تمہیں یہ برداشت کرتا پڑے گا، ہمیں یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ مال ہمارے گھر میں رہے اور دوسرے لوگ ضرور تمدن ہوں، اس لیے جو آئے وہ بانٹ دیا جائے، اخلاق و رواداری کا معاملہ یہ تھا کہ اپنی خدمت کرنے والے کسی چھوٹے کو بھی اس کی غلطی پر متین نہیں کی، اپنی الہیہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انس اور رواداری اور رعایت کا معاملہ کیا، کوئی ایسی بختی بھی نہیں کی جو بعض وقت شوہر اندر علم و تعلیم کی چوٹی پر پہنچ گئے اور ساری دنیا کے معلم و استاد اور علم و تحقیق کے ماہر بن گئے اور انہوں بیوی کے ساتھ کرتا ہے اور اپنے صحابہ کے ساتھ ایسی

ملت کے ایک مخلص کارکن محتشم عبد الغنی کی وفات

ستر سال کی عمر میں گذشتہ ماہ ۲۷ مارچ کو ملکت کے ایک مخلص کارکن چناب مقتشم عبد الغنی کا ایک مختصر علاالت کے بعد بھنگل میں انتقال ہو گیا۔ امام اللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مقتشم عبد الغنی ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی کے رکن تھے، مرحوم عجی الدین منیری کی وفات کے بعد وہ ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی کے رکن منتخب ہوئے وہ بڑی پابندی اور اہتمام سے اس کے جلسوں میں شریک ہوتے، حضرت مولانا سید ابو احسن علی ندوی سے ان کو خصوصی تعلق تھا حضرت مولانا کی وفات کے بعد مقتشم صاحب کی محبت کا عملی اظہار بھنگل میں مولانا ابو احسن اکیڈمی کے قیام کی شکل میں ہوا، ان ہی کی دلچسپی، مشورے اور بھرپور تعاون سے یہ ادارہ بہت مختصر مدت میں نہ صرف قائم ہوا بلکہ اس نے دعویٰ میڈ انوں میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تمناؤں اور آرزوؤں کو برداشتے کار لانے میں غیر معمولی پیش رفت کی، مولوی محمد الیاس ندوی جیسے باصلاحیت اور سرگرم نوجوان کی انہوں نے بھرپور سرپرستی کی، اس کے ساتھ مقتشم صاحب بھنگل کے تعلیمی اور سماجی اداروں کی سرگرمیوں میں بھی پیش چیز چیز رہتے تھے، خصوصاً جامعہ اسلامیہ اور راجمن حاوی میں چلنے والے اداروں میں بھی سرگرم کردار ادا کرتے تھے، وہ ایک بڑے کامیاب تاجر تھے، لیکن ان کی جدوجہد اور صلاحیتوں کا بڑا حصہ دینی ولی اور قومی کاموں پر صرف ہوتا تھا، ان کی وفات کے بعد غیر مسلموں نے ان کے بارے میں جو تاثرات ظاہر کئے اور جس طرح نماز چنازہ میں اہالیان بھنگل کی بڑی تعداد نے شرکت کی، اس سے ہر طبقے میں ان کی مقبولیت اور ان کے سانحہ وفات پر ظاہر کئے گئے تاثرات سے مرحوم کی خوبیوں اور قومی قیادت کے میدان میں ان کی صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

سلوں کے لیے بات آسان آگئی کہ روایت کرنے کی جگہ صرف بچاتھے اور وہ بھی تنگی معاش کی حالت میں تھے اور آپ ابھی معاشی لحاظ سے خود اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو سکتے تھے، صبر اور غنواری کے لائق ہے، اسی طرح دین کا علم اور آخری نبی کی ساری باتیں اپنی صحیح حقیقت کے ساتھ سامنے آگئیں اور ان کے ماننے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں کو ان پر اعتبار دیکھنے کرنا آسان ہو گیا، اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے شروع ہوئی، اولاد ہوئیں، ان میں سے بعض کی بچپن ہی میں وفات ہو گئی، بعض بڑی ہوئیں، لہر کیاں تھیں، ان کی شادی کی۔

آپ پر نبوت کی ذمہ داری پڑنے پر خاندان کے لوگوں کی طرف سے ایذا رسانی سے سابقہ پڑتا تو الہی سے تکین اور پچا سے ہمدردی ملتی تھی جو آپ کے لیے تقویت کا ایک ذریعہ تھی، ان حالات میں کچھ مدت گزری کہ دونوں کا انتقال ہو گیا، آپ کو جبکہ اپنے شہر کے اور خاندان کے عزیزوں کی مخالفتوں سے سامنا تھا اس میں ان محبت کرنے والے بچا اور ہمدرد رفیقة حیات کے انتقال کا صدمہ جھینانا پڑا اس طریقہ سے آپ نے صبر و برداشت کی مثال قائم کر دی کہ کسی کو اس سے زیادہ سخت حالات میں صبر کرنے کی مثال نہیں مل سکتی، پھر اللہ تعالیٰ نے بعد میں متعدد مسرت کے موقع بھی عطا فرمائے دشمنوں کو شکستیں دیں اور آپ ﷺ کے کثیر اور جانی دشمن مسلمانوں سے مقابلہ کرنے پر مارے گئے، دین اسلام میں آپ کی کوششوں کو کامیابیاں ملیں اور آپ کے اصحاب کی طرف سے اتنی محبت ملی جو خاندان کے قریب سے قریب عزیز سے نہیں ملتی اور آخر میں لیے والد کی جگہ وادا ہیں، پھر والدہ بھی انتقال کر گئیں اسی مکہ میں جہاں آپ کو تکلیفیں دے کر قتل کردیئے کا جب کہ آپ کی عمر والدہ کے ساتھی رہنے کی تھی پھر منصوبہ بنایا تھا اور آپ کو مجبوراً شہر چھوڑ کر بھرت کرنا دادا بھی نہیں رہے، اب ماں اور بیاپ اور دادا دنوں

حق و باطل کی آدیزش

مولانا ذاکر سعید الرحمن اعظمی مددوی

رسول کی پاکیزہ زندگی کو منع کرنے کے لئے جو حربہ استعمال کرتے رہتے ہیں، وہ خود انہیں کے گلے کی چنانس بنتا جا رہا ہے، اور انہیں کے معاشرہ کے لئے خطرناک ثابت ہو رہا ہے، اور یہ کوئی اچنہجھے کی بات نہیں ہے ماضی کے روکارڈ پر ایک نظر ڈالنے آپ کو بنیاد پر اسلام کی حقیقت اس پیغمبرتتوت کی رہ جاتی ہے جو مسلم علماء نے عیسائیت کی تبلیغ کو اپنی توجہات کا مرکز عہدہ شاہاب اور بہادر کے لئے گذار کر کر خانہ نشانی پر موجود اسلام کو پھونکنے کے لئے ایندھن جمع کرنے والے بنایا، اسی پر بس نہیں بلکہ یہ جان انگلیز جنگی فلموں میں ہے اور جس کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی مطلع تاریخ پر پاسبان اسلام کی صورت میں جلوہ گر ہے، اسلام کے خلاف داؤں میں پہنچنے والا یہ قبر آؤ دھمہ

بے عیاں یورش تاتار کے افانے سے پاساں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے چنانچہ ڈنمارک سے شائع ہونے والا کارٹون جس میں باñی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کو شائع کیا گیا جس کے رد عمل میں تمام مسلم ممالک نے احتجاج کیا، یہ خود یورپ میں اور خاص طور سے ڈنمارک کی سرزمین پر اسلام کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بن گیا، اور وہاں کے باشندے اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، اور اس کے سایہ میں زندگی کے لمحات گذارنے کے لئے جیتاب و بے قرار ہونے لگے، اور آسمان اس پر غصب آ لودنا گا ہیں ڈال رہا ہے، جب کہ اسلام کی طرف لپکنے والوں کی تعداد خود ان کے لئے تعداد میں بڑی تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے اسی کو باعث تشویش بنتی جا رہی ہے۔

کہتے ہیں جادو وہ جو سرچڑھ کر بولے۔
یہ ایک بلکا سا جائزہ ہے یورپین ممالک کا،
دوسری جانب مصر کی سر زمین پر آج بڑے وسیع پیمانے
پر غیر مسلموں بالخصوص عیسائیوں کو اسلامی دعوت کے
نورانی سایے کی جانب آنے کی دعوت دی جا رہی ہے
اور وہ شرح صدر کے ساتھ اسلام کو اپنے سینے سے لگا
رہے ہیں، اسلام کی اس بڑھتی ہوئی مقبولیت و تاثیر کو
دیکھ کر عیسائیت کے علمبرداروں کے سینوں پر سانپ
ذہنیت نے اہل یورپ کو اسلام کے اعدرا کی تجدیلیاں
کرنے کے مطالبہ پر آمادہ کیا جو اسلام، عصر حاضر اور
تکانیس بلکہ شبہت اور دل کی پھاٹس بنا ہوا ہے۔

نوجوانوں کو وہ مختلف طریقوں سے اپنے دام فریب ترقی یافتہ دور اور ترقی یافتہ انسان کے افکار و نظریات میں جلا کر رہے ہیں اور ان کو اسلام سے برگشیر کرنے سے ہم آہنگ ہو، بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عربی سے ترجمہ سید از ہر حسین مددوی

کرو یا، ان کے ذہن و دماغ میں رہ رہ کر یہ سوال اٹھنے رکا کہ آخر اس کے ماننے والوں کے اصول و قواعد کیا ہیں؟ اس کے لانے والے کی تاریخ کیا ہے؟ دور حاضر میں اس کی افادیت کہاں تک ہے؟ اور کتنی معافت ہے؟ بھی وہ سوال تھا اور یہی وہ خلش تھی جس نے اہل یورپ کو نگاہ حقیقت سے تاریخ اسلامی کو کھڑا کیا۔

آنہیں آمادہ کیا، اور پیغمبر اسلام میں داستان و علوم مرے کا ان کے دلوں میں جوش دوں والے پیدا کر دیا، چنانچہ اس داقعہ کے بعد یورپ کی ایک کثیر تعداد نے تاریخ اسلامی کے ذخیرے کی ورق گردانی کی، اور اس کی تہذیب و ثقافت کو چشمِ حقیقت سے دیکھا، اس کے پیغمبر کی پاکیزہ زندگی کی سچائیوں اور خوبیوں کو جانے کی بھرپور کوشش کی جس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ اسلام ہی تمام درد کا درماں اور تمام ڈنی مرض کے علاج ہے، وہ سکتی بلکہ انسانیت کے لئے ایک حیات بخش پیغام رکھتا ہے، وہ کمزور و بے بس مظلوم و مجبور انسانوں کی آخری پناہ گاہ ہے، اس کے پاس ہر پریشانی کا ایک بہترین حل، اور ہر تشنگی کو بجا نے کے لئے چشمہ صافی ہے، لہذا مذہب اسلام کے اکابر معرضی مطالعہ کے نتیجہ میں ان کے ذہن و دماغ شکوک و شبہات اور غلط فہمیوں کی جمی ہوئی تھیں ہر گھنیں اور وہ اسلام کی خوبیوں کو دیکھ کر بے اختیار اس کے سورنور کی جانب لپک پڑے، اور اس کی کرنواں نے ان کے ظلمت کدوں کو روشن کر دیا، ان کے دلوں کی سرد انگلیٹھی کو گرم کر دیا، ان کے احساس و رجحانات کو اپنی طرف کھینچ لیا، اور آج ہم کھلی آنکھوں میں سے دیکھ رہے ہیں کہ یورپ، امریکہ، فرانس کو شک کر انسان کی ترقی اور فلاح اسی میں پہاڑ ہے و جہالت کا اتنا نشر چلایا کہ اس رویہ نے خود ان کے کروہ قدیم تہذیب و تمدن کو پس پشت ڈال دے اور مابین اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک بیداری علیہ وسلم کا نام بہت عزت و احترام سے لیا جانے لے زمانے کے بدلتے ہوئے اصول میں وہ اپنے روشن پیدا کر دی، اسلام کی حقیقت اور اس کی تاریخ و ثقافت دنیا بنا کرے، زمانے کی ہر زمین و گرم کو سمجھنے کے لئے ان کے دلوں میں جوش دوں والے پیدا گئے، اور دنیا نے فرنگ مذہب اسلام اور اس کے مقدمے آج اہل مغرب اور مغرب کی آنغوں میں پلنے والے عناصر کی ساری طاقت و توانائی اس پر صرف ہو رہی ہے کہ وہ پیغمبر اسلام کے دلوں سے عقیدہ توحید کو کھرج کر پھینک دیں، ان شرپسندوں کی رہنمی اور شہنون مارنے کی وجہ سے مسلمانوں کے مقدس ربط باہم اور الفت و محبت کی زنجیر نوٹ نوٹ کر بکھر رہی ہے، ان کی نگاہوں میں دنیا کا ہر وہ فرد کا نئے کی طرح کھلکھل رہا ہے، جو کسی نہ کسی درجہ میں اسلام سے وابستگی رکھتا ہے، یہ روشن خیال اور دوراندیش کھلانے والے ایسے فرد کو اس دنیا میں جینے کا رواہ ارہنیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک اپنے فرد کے لئے اس علمی، صنعتی ترقی اور مادی دنیا میں جینا اور زندگی کے ایام گذارنا حرام ہے، موجودہ ترقی یافت دنیا کی نگاہوں میں تمام قدیم افکار و نظریات اور دیرینہ قدریں قصہ پارینہ بن کر رہ گئیں، ایسا بادہ پہن لیا ہے کہ جس سے نکل کر اسلام کے خلاف اس پروپیگنڈے نے ان کے درمیان حقیقت کا ایسا بادہ پہن لیا ہے کہ سایہ میں زندگی کے لمحات بارے میں کچھ سوچنا اور سمجھنا ان کی نسل کے لئے ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو گیا ہے، لیکن تائن الیوین کے اس واقعہ نے جس میں اہل مغرب نے اسلام کے روشن چہرے کو مسخ کرنے کے لئے پوری طاقت جھوٹک دی اور بساط اسلام کو سمیٹ کر ایک گمنام وادی میں پھینک دینے کی بھرپور کوشش کی اور اس پر قدامت کو شک کر انسان کی ترقی اور فلاح اسی میں پہاڑ ہے و جہالت کا اتنا نشر چلایا کہ اس رویہ نے خود ان کے کروہ قدیم تہذیب و تمدن کو پس پشت ڈال دے اور مابین اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک بیداری پیدا کر دی، اسلام کی حقیقت اور اس کی تاریخ و ثقافت دنیا بنا کرے، زمانے کی ہر زمین و گرم کو سمجھنے کے لئے ان کے دلوں میں جوش دوں والے پیدا کر دیا، اور دنیا نے فرنگ مذہب اسلام اور اس کے مقدمے

قادیانیوں کی سرگرمیاں اور ہماری ذمہ داریاں

ڈاکٹر ہارون رشید ندوی

سب ان کی پیش کش کو قبول کر لیتے ہیں، اس طرح ور غلا کر بے راہ کر دیا ہے تو ان مواضعات کی جانب کو پڑھانا شروع کر دیا، اب ہمارے پچھے کلہ جانتے ان مواضعات میں ان کے قدم جم جاتے ہیں، جب کہ قرب وجوار کے دینداروں کو خبر بھی نہیں ہوتی، وہاں عام طور سے قادیانی مبلغین تو آؤں ہو جاتے ہیں، وہیں، خصوصاً جانتے ہیں، نماز پڑھنا جانتے ہیں، کوئی اہتمام یہ ایک شفقت و محبت اور پوری لگن سے پچھوں کو آتے ہیں، مجھے اسی تین عورتوں کو مقابلہ پر لے ارادہ اور دین کی تعلیم دیتے ہیں، قادیانیت و احمدیت کے عقائد و اعمال کی ہوا بھی نہیں لکھنے دیتے، پھر ہیں، ان کی تعلیم چاری ہے تو آج آپ آ کر فرمائے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہیں، کہاں تھا اس سے پہلے جب قادیانی میں سالانہ جلس ہوتا ہے تو ان معلوم ہوا کہ ایک گھر میں قادیانی قیام کے ہوتے ہیں، دیجاتی زبان میں اس کا یہ بیان سن کر ہم لوگ کو اپنی شاندار بسوں پر قادیانی لے جاتے ہیں، بہت شرمدہ ہوئے لکھنی میں فوراً اپنے کو سنبھالتے ہیں، جو ایک وند کے ساتھ اس گھر میں جا کر دست کرے تو ایک وند کے ساتھ اس گھر میں جا کر دست کرے دی، گھر والوں کو پہلے ہی سے بھنک لگ گئی تھی، اس دھارے کو نقصان پہنچانے والے ذہریے پھل دینے کا ہے کہا: میری بہن مخالف کرتا ہے لیکن میں خلص دو توں وہاں خلیف سے مرید کرواتے ہیں، ان کو خاص طور سے یہ گھر کے مالک مردا درودہ قادیانی میں خلص دو توں وہاں عورتوں کی تربینگ دے کر پڑایا و تھا ف کے ساتھ سے کھنک لیے اور ایک تیز طرار عورت سامنے آئی، داپس لاتے ہیں، اب قادیانیت کی تبلیغ شروع ہوتی ہے، اتنے صاحب خانہ کے بارہ میں دریافت کیا کوشش کی ہے تو ہم لوگ دوڑے آئے ہیں، خدا را تو جواب ملا وہ نہیں ہیں، کہے کیا کام ہے، آپ لوگ اپنے کو اور اپنے پچھوں کو قادیانیوں سے پچائیے۔

ہمارے ایک ساتھی نے کہا: بات یہ ہے کہ آپ کے اسی کے آئے ہیں؟ میں نے کہا: بات یہ ہے کہ آپ کے اسی کے ہاں قادیانی قیام کے ہوئے ہے، وہ آپ کے کوئی نہیں مانتے، تریخ عورت گرج پڑی غلط کہتے ہو، وہ اسی کے بن کر اپنی عاقبت خراب کر کے "فزعین لهم" پچھوں کو نیز گاؤں کے دوسرے پچھوں کو دین کی تعلیم پڑھاتے ہو، وہی کلمہ سکھاتے ہیں جو تم سکھاتے ہو، دیتا ہے جب کہ قادیانی مسلمان نہیں ہوتے، بلکہ الشیطان اعمالہم" کے مصدق ہو جاتے ہیں۔ اسے آپ اپنے یہاں سے نکالیے اور اپنے پچھوں کو سمجھنے ہے کہ دینی کام کرنے والوں کی یہ کوتاہی اسی طرح دھوکہ نہیں مانتے، اسی سے تعلیم نہ دلوایے۔

عوت گویا ہوئی: کہاں تھا اب تک آپ لوگ؟ ہمارے پیچے ہو، میں نہیں سمجھ پائی یہ سب بے دینی کیے ہے؟ بڑا نظروں سے اوجھل کیوں ہو گئیں، ہم کیوں وہاں تھے لگی ڈنڈا کھلتے تھے، پچھے کھلتے تھے، لٹھ جاتے تھے، ہی ہزار مسکن خانہ، اس عورت کو مطمئن کرنا آسان پچھے اور کیوں نہ اپنے بھائیوں کے حالات معلوم کر کے ان کو دین سے جوڑے رکھنے کی کوشش کرتے کیوں لکھ رہا تھا، وہ دیں میں سب سے بڑا حادثہ، میں نے پوچھا ہی میں کچھ پڑھی ہو؟ جواب ملا: نہیں ہم کو یہاں تھا، ہم کو روزی روٹی کافی فرستہ کی تھی، اسی کی تعلیم کا کوئی لفڑی نہ تھی، اسی کی تعلیم کا گرفت ہو گئی لیکن اگر یہ کوتاہی عدم قدرت کر کر ترس کھایا اور مطالبہ کیا کہ اپنے پچھر کے پیچے مجھے داستانات سے ہوئی ہے تو ہماری تھی، یہ بے چارے آئے، ہمارے پچھوں کا حال دیکھ کر میں اسی کی تعلیم کو سمجھا یا، میں نے کہا: یہ قادیانی تو ہمارے بہر حال میں ہم کو اللہ تعالیٰ سے معافی کی دو خواست ایک چار پائی کی جگہ دیجھے میں آپ کے پچھوں کو مفت تعلیم دوں گا، میں نے فوراً قبول کیا، وہ ہمارے الحاج وزاری کے ساتھ پیش کرنا چاہئے۔

بہر حال جب دینداروں کو معلوم ہوا کہ فلاں فلاں گاؤں میں قادیانیوں نے ہمارے بھائیوں کو دروازے شہر گئے، میں نے ان کے کھانے کا لفڑی کیا تعلق رکھا، ہیاں کوئی کوئی عالم آیا نہیں۔

کی تبلیغ و اشتافت کی تبلیغ جائیں ہیں، ان میں تبلیغ جماعت سرفہرست ہے اس لیے یہاں جیبی تھی

ہاسپول اور علوم عصریہ کے کالجوں سے تبلیغ میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لیے یہاں تبلیغ کا اصول

بدل دیا ہے، چلی بات تو مبلغین کا انتخاب ہے، وہ ایسے صوبوں اور یاستوں سے مبلغین کا انتخاب

کرتے ہیں جہاں کے عوام دینی علوم سے ناولد ہیں

علمائے امت اس پر تھنچ ہیں کہ قادیانی لگایا تھا، اہتمام اسی نے مرزا اور اس کے ذریعہ وجود میں آئے ہوئے فرقہ کی آیاری کی اور جب یہ پودا جو ہے کورزا غلام احمد سے منسوب کرتے ہوئے اسلام کو نقصان پہنچانے والے ذہریے پھل دینے کا احمدی بھی کہتے ہیں وہ اسلام سے خارج ہیں جس کا تو اس کو برطانیہ، امریکا اور اسراeel نیتوں سے بھر پور کھاد ملے گئی اور اس چاروں کو یہ زعم ہے کہ وہ اسلام کو ۲۶ ماہ کی تربینگ دے کر اپنے نت ورک پر بیسج دیتے ہیں، جہاں جہاں ان کے ملنٹے وہ خود رہ ہو جائیں گے لیکن۔

معاذ اللہ بعض انبیاء علیہم السلام خاص طور سے بھی علیہ السلام کی اہانت کے مرکب ہوئے، تیرے پھرکوں سے وہ چماغ بھایا نہ جائے گا آج ان کا طریقہ کاریہ ہے کہ سرمایہ داروں کی دینی متعدد وجوہ ہیں، جناب محمد عثمان صاحب رحمانی لدھیانوی نے قادیانیوں کے "تفوی حکیفہ" پر جو کتابچہ مرتب کیا ہے اس میں ۲۲ دو جوہ گنانے کے ہیں، جسے دفتر مجلس احرار ۱۴۰ فیلانچ چوک، جامع مسجد لدھیانہ (جناب) سے حاصل کیا جاسکتا ہے،

جس میں علماء ہند کے علاوہ علمائے حرمین کے بھی امریکا، برطانیہ اور اسراel بلکہ شیطان کے کام کا قیادی ہیں۔ پس اس تحریر میں ان کے ثابت شدہ بنا دیتے ہیں۔

اس سرگردی کے مکمل جواب کے لیے جن جماعت کا گزر ہوتا ہے نہ جماعت اسلامی کی تھی، یہ مبلغین وہاں پڑھنے کر مسلمانوں سے ملتے ہیں اور ان کی غربت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان اہل خاندان اپنے کو احمدی کہتے اور لکھتے ہیں وہ اہل بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اہل امت اسی کے مکفی ہیں کہ لا بکلف اللہ نفساً الا وسعاً صاف فرمایا جا چکا ہے۔

یہ بات تو اظہر من افسوس ہے کہ قادیانیت کا اندر وون ملک ان کی تبلیغ دوسرے طرز پر ہے، چارے قادیانیت و احمدیت سے ناولد ہونے کے پورا مرزا غلام احمد کی خلی میں برطانوی استعمار نے چونکہ یہاں بڑے بڑے دینی ادارے ہیں اور دین



دارالعلوم ندوۃ العلماء کی تعلیمی سرگرمی

رپورٹ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

پیش کردہ جلسہ مجلس انتظامیہ۔ (مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ بروز یکشنبہ)

بھجتے اور ان سے استفادہ اور ان کی علیمت سے گھری واقفیت حاصل کرنے کے لئے "شبہ اقدامات قرآنی" کا قیام بھی طے کیا گیا جس کے دریچے کلام الی سے جو تعقیل ہوتا چاہئے، اور اس کی تعلیم و اشاعت کا جو حق ہوتا چاہئے، اس کو داکر نے کاموں ملے، اس سے شعبہ تفسیر میں تھصیں کرنے والے طباء کو خاصی خود پر مد طے کی، اور وہ اپنے کو خدمت کتاب و متاجم و مینے کے زیادہ لائق بنائیں گے۔

یہ دونوں شبہ انشاء اللہ اس سال سے شروع ہو جائیں گے، اور اپنے معرفت فرض انجام دیں گے، لذت سال کے فیصلہ کے مطابق دارالعلوم کے دو کلیات کلیہ الشریعة اور کلیہ الادب کے ساتھ کلیہ الدعوه کا اضافہ کیا جا چکا ہے، جو المعهد العالی للدعوه و الفکر الاسلامی کے بجائے رکھا گیا ہے، اس طرح کے انتظامات کو دارالعلوم و دین اسلام کی ایک ضروری خدمت سمجھتا ہے اور اس نیت سے یہ شبہ قائم کے جارہے ہیں۔

حضرات! ہمارے ان دینی مدارس پر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان میں تعلیم حاصل کرنے والے زندگی کے دمگر تھاموں سے صرف نظر کرتے ہیں اور ایسے افراد پیدا کرتے ہیں جو سوائے نمازوں سے کے زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا کر سکتے کی صلاحیت نہیں رکھتے، یہ اپنے یوں بچوں کی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے اور نہ حالات زمانہ کو بھجنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لوگوں کا یہ اعتراض ان کی بالکل بیخبری کی وجہ سے ہے، انہوں نے ان مدارس سے حاصل ہونے والی صلاحیتوں کو جانتے کی کوشش نہیں کی۔ یہ مدارس اگرچہ خاص دینی علوم کے قائم کے جاتے ہیں، لیکن یہ ابتدائی مرحلہ کی تعلیم میں زندگی کے ضروری پہلوؤں کو کوئی تعلیم نہیں دیتے ہیں، اور اسے جو علیم بھی تھے، اس کے بعد آج مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۸ء میں وقت کے مسائل و تقاضا کے سلسلہ میں مذاکرہ و تحقیق بھی منعقد ہوا ہے، جب کہ گذشتہ سال اپنے صحیح وقت مارچ کے ۲۰۰۸ء کے آخری دونوں میں منعقد ہوا تھا۔ معزز ارکان کو اس تاثیر کی اطلاع دیدی گئی تھی، پھر بھی مابرین فض کو شرکت کی دعوت دی جایا کرے، اس سے حضرات ارکان کو اس تجدیلی سے جو زحمت ہوئی ہم اس کے لئے مذکور تھا ہے۔

حضرات! ہم اس مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء میں شان پرحتی اوس عمل کیا کیا، اور بعض پر عمل جاری ہے۔ آپ کی آمدوش رکت پر اپنی مرسٹ کا اظہار کرتے ہیں، دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اس سال ملے کیا ہے کہ دارالعلوم کے اعلیٰ درجات میں شبہ فض کو مزید مفید ہے۔ وقت کے لحاظ سے ۲۷ مارچ ۲۰۰۸ء کو، ہوتا تھا، اور اس کے مطابق ارکان کو دعوت نامے بھی جاری کر دیئے گئے تھے، لیکن بروقت پیش آئے والے بعض عوارض کی وجہ سے ہمارا پر ارزوں بعد آج مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۸ء میں وقت کے مسائل و تقاضا کے سلسلہ میں مذاکرہ و تحقیق بھی کیا کریں، اور سال میں ایک دوبار ایسا نامہ اکرے علی بھی منعقد کریں جس میں ندوہ سے باہر کے بھی بعض ملکی امور کی اتفاقیات کے متعلق اپنے نظر ہجتے ہیں۔

اور قرآن میں اس کا ذکر ہے اور بھی میں تم کو کیا دجال ہے، اس سے پچاہوں کا کام ہے کہ کافی دونوں تک عورت بولی: اچھا میں اس سے کہوں گی کہ اپنا بوریہ بستر یہاں دیں مجہنہ تک پر وہ کیا اور نہ ہمارے پچھوں کا کیا ہو گا؟ میں نے کہا میں آن ہی جانے کیا کیا کو اس کیں، حضرت میں علی السلام ندوہ کی جانب سے یہاں ایک مدرس کا انتظام کرتا ہوں، وہ سڑک پر جو مسجد ہے وہیں قیام کرے گا، نماز اس کو اسلام سے خارج بتایا، میری بھی! میرزا غلام بھی پڑھائے گا اور تھمارے پچھوں کو بھی پڑھائے گا۔ اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں ہیں، پھر تم اس طرح کا پورا مکالمہ تو نہیں بکراں طرح کی قادیانی جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھنا لوگ ان کی گفتگو اور بھی پیشہ جلتے میں نے دعورتوں سے طرف کھانے پینے اور ہدیہ تھنہ کی کے لیے تو جملتے ہیں، ان کے پیسوں ہی کی طرف تو جملتے ہیں، اب جو مدرسہ اشاعت العلوم کا پسورد کی جانب سے قادیانیوں کے مقابلہ پر جنمے ہوئے ہیں، موضع ہو جاتا چاہئے۔

اس نے کہا یہ بات تو مجھے بھی کلکتی تھی کہ یہ طرح کے جلتے کہے، جس سے اندازہ ہوا کہ قادیانی لوگ اتنا پیسہ کیوں خرچ کرتے ہیں اور کہاں سے کہہ گا کہ ہمارے علماء ملک کے مکملہ یہ کے لیے اور جناب مولانا محمد عمر صاحب مظاہری کا لاستہ ہیں، ایسا سوال بھی کیا گیا تو جواب ملک کے امام از بر کرائے جاتے ہیں، ایسے میں ہماری یہ ذمہ داری مہدی کی صفات میں سے یہ بھی تو ہے کہ وہ لوگوں کو خوب دولت قسم کریں گے یہاں تک کہ کوئی پیارے پوچھ رائے بریلی میں ایک عورت نے اسی کریں، قادیانیوں کے پہنچنے سے پہلے ہم پہنچ اور غریب نہ رہ جائے گا، میں نے کہا بھی وہیں دو، ہمارے گھر مجھے ان میں کوئی خراب بات نظر نہیں آتی، حضرت مہدی کو خزانہ غریب سے لوگوں کو غنی قادیانی اپنے قدم جانے کی کوشش میں ہیں وہاں کریں گے، لیکن یہ تو امریکا و اسرائیل سے لے کر کوئی ایسا بھائی قم پر بھی کبھی ہوئیں ورنہ بہت جلد بھج جائیں لیکن پھر بھی جب تم قادیانی جا کر ان پڑھ صرف قادیانیوں کو دیجئے ہیں، پھر بھی کیا سارے اور وہاں دینی تعلیم کا لفظ کریں۔

☆☆☆☆

داعیے مغفرت

حضرت پیر بھی حافظ سین احمد قادری مجددی مسجدی ہوئی، میں نے کہا تم نے یہ تو سنا ہو گا کہ جمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو عام کریں گے، حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سردار ہیں کے بہنوئی جناب الحاج عبدالقدیر صاحب کا اور آخری نبی ہیں، اس نے فو دلایم کیا، میں نے کہا اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے خوانان کی کوئی شریعت نہ ہو گی نہ ہی وہ نبوت کی دعویٰ کریں گے، پھر قادیانیت کا بانی میرزا غلام احمد اپنے کو نبی ہتاتا ہے، عورت نے کہا مجھے یقین نہیں ہے کہ ایسا ہے بھی یہ مزامکار ہے یہ کہتا ہے میں محمدی ہوں، میں مریم ہوں، میں عیلیٰ ہوں، میں محمدی ہوں، میں احمد ہوں، میں موئیٰ ہوں، ارسے یہ دجالوں میں کا ایک قرآن مجید کی بہت سی آیات مجھ پر اتاری گئی ہیں

شک فضاء علی و میدانی کام کی مشق کرتے ہیں اور دارالافتاء میں اب تک اندراج ہونے والے ہوئے ہیں، اور وجہ پائچ ابتدائی تک ہیں۔ ان میں تکمیل و مضافات میں جا جا کر کام کو انجام دیتے ہیں۔ حج مدین کی تعداد سانچھے، اور سب کی تجویزیں بندوں سے کے موقع پر حج ہاؤس جا کر بھی اجتماعات منعقد کئے، کامدراج ہوا ہے۔ اور مکاتب کے لئے گمراں مقرر ہے جو قادیانیت کا قتل کھنڈ و اطراف میں جہاں معلوم ہوا جا جا کر جائزہ لیتا رہتا ہے۔ ان کے ملاوہ چار مدارس ہیں جاری ہے، اب تک موجود کارڈ میں سے کتاب الفتح کم زیشن بھی منعقد کیا تھیں میں بیوال تک کے مددوں بن کر ایک کتاب الحلم، کتاب البدعات، کتاب الفرق اور کتاب کا خاتم نہ وہ برداشت کرتا ہے۔

مدارس ملحتہ

شہر کے اندر کے ان مکاتب کے ملاوہ ملک کے جن کی تعداد (۲۰) ہزار تک ہے وہ بھی ہے۔

حلقة پیام انسانیت

پیام انسانیت کا حلقة بھی ندوۃ العلماء کا ہی ایک طول و عرض میں بھی ندوۃ العلماء کے مدارس ملحتہ ہیں، شعبہ اصلاح معاشرہ اپنی متعدد مصروفیات زیر شعبہ ہے، اور اس شعبہ کے تحت سال روائیں میں متعدد کام ان کی تعداد (۱۸۳) ہو جکی ہے اور (۲۶) درخواستیں گرفتاری ناظر عام صاحب ندوۃ العلماء جاری رکھے ہوئے ہیں، ان میں انگریزی و ہندی میں لشکرچ و پمنگٹ تیار ریغور ہیں۔ ان میں سے متعدد ایسے ہوئے مدارس ہیں کہ، لوگوں سے ملتا، کانٹ و اسکول میں جا کر طلباء سے ملتا ہے، الحمد للہ شہر و اطراف شہر میں اجتماعی و انفرادی طور سے کتاب کے بھی ذیلی مکاتب اور دسج کارگزاری ہے۔

دابطہ ادب اسلامی عالی

رباط ادب اسلامی عالی اگرچہ ندوۃ العلماء کا ریڈی ایڈ اسلامی کام ہو رہا ہے، جس میں اخلاق حس اور سیرت مودا تا سید ابو الحسن علی حنفی ندوۃ اللہ علی کے ریڈی کا اسلامی کے پیغام اور فکر کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ دعویٰ میں انجام دے گئے۔

حدروں نے کی وجہ سے اس کا فاتحہ ندوۃ العلماء میں قائم کیا کام کی اہمیت اور معاشرہ میں پہلی برائیوں اور سماجی کتب خلفہ علاوه شبلی فضاضی ندوۃ العلماء میں مذکور ہے، جو ان میں ایک مقدمہ کی خاطر ندوۃ العلماء نے تعلیمی شعبہ ناصلوں سے متعلق علماء ندوۃ العلماء میں تعلیمی شعبہ میں کام انجام دیا ہے، اور سیمیناروں، کانفرنسوں، شالیوں اور کتب خانوں میں شمارہ ہوتا ہے، جدید سہم کے مطابق اپنا نظام رکھتا ہے، اس میں انہم مخطوطات کا بھی چند بڑے کتب خانوں میں شمارہ ہوتا ہے، جدید ترقیاتی پمنگٹ تیار کر کے شائع کئے۔

بردا بجھوڑ ہے، ان مخطوطات کا اندراج رضا ابیری ادب بھی شائع کرتا ہے۔

المهد العالی للقضاء و الافتاء۔

دارالعلوم کے کلیۃ الشریعہ کے تحت المهد العالی سہم کے مطابق کیا گیا، اور مرکز محدث المجددی کے ملکیت میں مذکور ہے، اور ایک ادارہ للقضاء والافتاء کے تحت تین مستقل شعبے ہیں، (۱) شعبہ تعاون سے دیجیٹل کمروں سے ان کے فتویٰ کا نظام بھی دارالقفتاء (۲) شعبہ دارالافتاء اور (۳) شعبہ تدریب انجام دے دیا گیا ہے، اور اصل مخطوطات کی ذی پرے مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ہے، جو تحقیق و اشاعت کا دارالقفتاء ہے۔

آئے گئے ہیں۔ کتب خانہ بھی کتابوں کی حالت تعداد کام بلند معیار سے انجام دے رہا ہے، اور اب تک دوسرے کتابوں کی اشاعت کر چکا ہے، جن میں متعدد کتابیں انجام دے رہے ہیں۔

دارالقفتاء میں اب تک اندراج ہونے والے اضافہ بھی ہوا ہے، پاکستان کے دارالاشعاعوں کا دورہ غیر معمولی تھا کی ہیں۔

آل افتیا مصلحہ پوسٹ لابورڈ مقدمات کی تعداد (۵۹۸) ہے۔ سال روائی اندراج کر کے مزید کتابیں بھی لائی گئیں۔

چونکہ فی الوقت آل افتیا مسلم پرسکل لا بورڈ کی ہوئے والے مقدمات کی تعداد (۲۱) ہے، سال روائی مکاتب شهر و مدارس ثانوی و عالی مدارس کی ذمہ داری بھی ناممودہ احتماء کے اور ہے، فیصل ہونے والے یا خارج ہونے والے مقدمات کی واقع شہروں تعداد (۲۲) ہے۔ فی الحال جاری (زیر کارروائی) اس لئے اس کے ذمہ داری کے مرکزی دفتر کے ساتھ ساتھ اس کا کام بھی بخوبی انجام پا رہا ہے، یہ مختلف محلوں میں پہلے کیپ افس ندوۃ العلماء میں بھی ہے۔

مقدمات کی تعداد (۱۲) ہے۔

علمی و عملی کارگزاران بندوں کی فہرست پیش کرنا ہے۔

خاص طور پر دارالعلوم ندوۃ العلماء اور اس کے محققہ مدارس کے نظام تعلیم میں اس کا مناسب خیال رکھا ہے، تو اس کو مزید کم کے کیا جاسکتا ہے؟ پھر بھی ہمارے فضاب تعلیمی جامعیت اور تھانوں کا دورہ بن گیا ہے، اس وقت قمی اہمیت اور تھانوں کے موجودہ دور مخالف ہے، یہاں کے قارئین کو ایسے موقع بھی لی جاتے ہیں، جو عالیٰ پیانہ پر اس امت اسلامی کو اپنے بلکہ بے نام، جن میں تائونی اور عالی درجات ہیں، ان میں سے تن کتاب الحلم، کتاب البدعات، کتاب الفرق اور کتاب کا خاتم نہ وہ برداشت کرتا ہے۔

شہر کے مضافات بھی شامل ہیں۔ سائنس کی عام اوقات زبان کے مضافات کی کوشش ہو رہی ہے، جگہ جگہ ان کے بقاء اور دین کے ساتھ ان کے تعلق کو ختم کر دینے کی سازشیں سائنس کی توجہ بھی ایسا ہوتا ہے۔

سائنس کے وسط سے اصلی توجہ بھی اور نسبی علم میں تعلیم کے انتظام پر ایسا ہوتا ہے۔

ان علی اسیاب کی بناء پر ہمارے یہاں کے متعدد تاریخی میدان میں، کہیں سیاسی اور مہاجی میدان میں، ایسے فضاء و اساتذہ نے ہر ایچی شہرت حاصل کی، حالیہ ایسے فتنے کھڑے کے جاری ہے ہیں کہ اگر ان کے مقابلہ عہد میں ایسے فضاء میں مثال کے طور پر اکتوبر الدین کے لئے ممتاز اہل علم و اعلیٰ صلاحیت کے علماء، فضلاء تیار کرنے کا کام نہ کیا گیا تو اس امت کے وجود کو خطرہ بھیش اور اعلیٰ تعلیم کے اختتام پر میں زندگی سے تعلق رکھنے اور اعلیٰ تعلیم کے انتظام پر میں زندگی سے تعلق رکھنے ایسیں امارات کے بڑے استاد ہے، اور علم حدیث کی خدمت میں انہوں نے ہر ایچی شہرت حاصل کی، اس وقت وہ صحیح نظر رکھنے کی کوشش کی ہے، اور اس سلسلہ میں مکمل حدیث کام کیا ہے، جو ان مختلف اداروں کے ذریعہ سامنے بھیجی انتظام رکھا گیا ہے، جن کی ضرورت ہمارے اس تدبی فلسفہ میں بطور خاص محسوس کی جاتی ہو۔ مسلمانوں کے دینی تھانوں کو پورا کرنے میں مدد دیتے کے لئے اسیں ایسا نجیح تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو دنیا میں اسچ نجیحیت رکھتا ہے، انہوں نے اپنے ساتھ ایسی مقدمہ کی خاطر ندوۃ العلماء نے تعلیمی شعبہ ایک نہیں کیا ہے، جو ان کی سرپریزی میں اور بدایت کے دارالقفتاء اور دارالافتاء اور فتحی تحقیقات کے شعبے قائم کے ساتھ ساتھ دیگر کمی ملی و ترقیتی شعبے بھی قائم کئے ہیں، اور بطور مزید مذاہب و نظریات کے قابلی مطالعہ کے لئے نیز مزروہ و سائل ابلاغ صحافت، الکراں ایک میڈیا، اسایاں، دعوت و ارشاد اور بعض تجدی علم میں اختصار کے شعبے بھی قائم کیا گیا ہے۔

ہمارے دارالعلوم کے ایک استاد نے اس میں بھی ایک میں الاقوای مقابلہ میں جو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صفت رحمت کے پہلو پر تھا، اور بیان اسلامی مکمل و خالق دے جاتے ہیں۔

کرم کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا، انہوں نے اس میں لسانیات میں اور خاص طور پر اگریزی تعلیم کے لئے بجٹ علمی و تدریب علمی کا شعبہ بھی قائم کیا گیا ہے،

حصہ لیا اور اول اعماق حاصل کیا، جب کہ گذشتہ سال فیصل اور زمینی ریاض سے ہمارے یہاں کے ایک ایسی کے ساتھ شعبہ صحافت ہے جس کی طرف سے اردو میں تغیریات، عربی میں ماہنامہ البعث اسلامی اور پندرہ روزہ الرائد، انگریزی میں ماہنامہ فریگرنس اور ہندی میں مختلف علمی و دینی میڈیا اور نیا کے دیگر علاقوں میں مختلف علمی و دینی شائع ہوتے ہیں، اور ان کو تبلیغاتی میدانوں پر دینی طور میں اپنچا کام کر رہے ہیں، متعدد ایجتہادیں پر

ذیلی طور میں کمال بھی اکانتا ہے، جس کی ضرورت ہماری ایں امت کو تجاوز کرنے کی کوشش اور دعوت اسلامی کے میدانوں میں اچھا علمی و عملی کام انجام دے رہے ہیں۔ مجھے یہاں

نور مشرق شفیق جونپوری

کاجنبلہ حب الوطنی ان کی نظموں کے آئینے میں

مرزا محمد احمد بیگ ندوی

ڈالیاں ہیں یا عروسان سحر کی ذولیاں
جیسے جھوٹے جھوٹی ہوں کرشن جی کی گویاں
گن گناہے ہیں ہوا کی لہر میں یوں یا پت
جیسے گاتی ہو کوئی شیراز کی شاخ بات
یہ دبیر کا سینا بھیت کے پودے جوں
پھول ہیں سرسوں کے یا میشی ہوئی ہیں تھیاں
قدم تھنڈی روایات سے ان کے وحی وجدیاتی
رشتے کا پتہ چلتا ہے، اور ہم کو ایسے مانسی سے محابر
کرتا ہے جہاں رادھا سلی دنوں گنجائشان کرتی ہوئی
خشنگی کے بھلوں میں نظرت کے سمل
سمی پیوں کے جھرمٹوں میں زرد پھول
دکھائی دیتی ہیں۔

پوس کی سردی جوانی پر ہوائیں نکیاں
اہر کے بکھرے ہیں یا تارے ہیں کمل میں نہیاں
لکھم کے آخری بندیک بختی بختی شام پر حب
الوطی کا ایسا کیف درود طاری ہوتا ہے کہ وہ اپنے وطن
کے شیریں نظاروں میں کھو جاتا ہے، چنانچہ سرشاری
دے خودی کے عالم میں اس کے قدم ان سرچشموں کی
جانب اٹھنے لگتے ہیں جہاں ہزار تقویں کے باوجود آج
بھی ہندوستان کی حقیقت و خطری زندگی کے دھارے
بڑے وقار و محنت کے ساتھ کسی نکی محل میں پڑے
ہیں، یہاں بختی کر شاعر جب گئے کہ پودوں کی نظاروں
کو جھومتا، گاؤں کے تالاب پر خوشید پاروں کا تھکھا،
موسم، ناز پرور بچتی اخلاقی لہبہاتی کھیتیاں، بخوبی پیاس،
آنکھ جھپکاتی ہوئی کلیاں، بگھائے رنگارنگ، مکراتے
پن گھٹ پر گل عذاروں و مکن بردن کے سروں پر گاگر
جھوٹے پیڑ پوڈے، تقدیل کش کی طرح گئے کے پوڈے
اور ان کے سروں پر لبراتے ہوئے ہرے ہرے
تھواروں کے میلے کبھی تیر تھے کی سجا میں
چھاگن کے ہیں جھوٹے کبھی سادوں کی گھٹائیں
پھنسنے، گاؤں کے تالاب پر خوشید پاروں کا جھوم،
لگائے۔

میٹھے میٹھے دت کے شیریں نظاروں کو نہ پوچھ
اس بھرے گئے کے پودوں کی نظاروں کو نہ پوچھ
گاؤں کے تالاب پر خوشید پاروں کو نہ پوچھ
زابد کی مٹا جات ہے سادھو کی دعا میں
میں حب الوطنی بیدار ہونے لگتی ہے اور نظم کا پڑھنے والا
آلی ہیں کہیں کرشن کی بھی کی صدائیں
بیرونیوں پر آرزوں کے سہاروں کو نہ پوچھ
کیا قاتا شاء نظر ہوتا ہے پچھت دیکھ کر
سرپر گاگر دیکھ کر چڑے پر گھوٹ دیکھ کر
پوری قوم کو خزانِ خیمن پیش کیجئے۔

یہ ہری شاخصیں یہ چڑیوں کے تراویں کا سماں
۱۹۲۷ء میں جب مغلوں کا تغیر کر دے وسیع دعویٰ
ہندوستان کچھ والیوں افراد اور اگر زوں کے ایکسوں
تمسے بندی میں کہتے ہیں:

جنما تیرے شاداب کناروں پر پھوٹتے ہیں کوئنکہ
شفیق نے اپنی وطنی نظاروں میں مادر وطن کی شافتی و تہذیبی
جیلے ہوئے سادوں کے سینے پیکر میں جس سرشاری
اوہ والہانہ پن کے ساتھ پیش کیا ہے اس کو پڑھ کر یہاں
بھارت تیرے آغوش کے پیاروں پر نظر ہے
اللہ رے میرا دلیں
چھے اور ساقویں بندیں شفیق نے ہندوستان کی
قدم معاشرتی نتوش کو اچاگر کیا ہے جہاں الفت و محبت
کے شادیا نے بجتے تھے، اور ہر ایک کی آنکھ میں پریم کا
دکھائی دیتی ہیں۔

مہدی صاحب اپنی کتاب شفیق جونپوری ایک مطالعہ میں
شفیق کاروں اور فنکاروں نے بہ دتاب عطا کیا اور
شفیق میں ساصل نجات تک پہنچنے کا راستہ دکھایا،
آنھ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیا تھا، ابتدائی مشق
چنانچہ فخر مشرق نے صرف اسکے اسلوب شعری ہی کو اپنے
ساغر فن میں آئیں جبکہ جینم جو نصیر جونپوری اسے اصلاح
رجھاتا ہے میں جتاب حکیم جو نصیر جونپوری کے اصلاح
سائل کے گرم گرم تیور سے روشناس کر دیا، ان میں ایک
حضرت حفیظ جونپوری سے رجوع کیا، ان کے انتقال
متاز نہیاں، سلوٹا ساتام ولی الدین شفیق جونپوری
(۱۹۰۲-۱۹۴۳) کا ہے، زبان پر جو پور کا نام کیا آیا کہ
اس دیار مشرق کا اپنی لباس عروضی پہن کر دعوت نظارہ
بھال دینے لگا، ایسا اپنی جہاں بھی رنگ و نور کی بکھاش
عقیدت پیدا ہوئی اور یہ عقیدت یہاں تک بڑی کہ
وطن سے محبت و شفیق اور وطن کی آبرو پر جان چھڑ کنے
رہنے کی بھی کی صدائیں گوئیں لگتی ہیں تو کہیں اسکی
اور بھتی فضا، عروسان کہتاں کی طرح دل کو کھنچنے
میں کرشن کی بھی کی صدائیں گوئیں لگتی ہیں تو کہیں اسکی
والی ایمنی بھیں اور شامیں، بزرگ جادو کے شل ہاں کا
نظر جتنا کے شاداب کناروں اور گنگا کے بہتے ہوئے
ہیں، یہاں بختی کر شاعر جب گئے کہ پودوں کی نظاروں
کو جھومتا، گاؤں کے تالاب پر خوشید پاروں کا تھکھا،
موسم، ناز پرور بچتی اخلاقی لہبہاتی کھیتیاں، بخوبی پیاس،
آنکھ جھپکاتی ہوئی کلیاں، بگھائے رنگارنگ، مکراتے
پن گھٹ پر گل عذاروں و مکن بردن کے سروں پر گاگر
جھوٹے پیڑ پوڈے، تقدیل کش کی طرح گئے کے پوڈے
اور جھروں پر گھوٹ دیکھا ہے تو سن از لی بھاروں
آتی ہوئی جنت کے درپھوں سے ہوا ہیں
اور ان کے سروں پر لبراتے ہوئے ہرے ہرے
تھواروں کے میلے کبھی تیر تھے کی سجا میں
چھاگن کے ہیں جھوٹے کبھی سادوں کی گھٹائیں
پھنسنے، گاؤں کے تالاب پر خوشید پاروں کا جھوم،
لگائے۔

اللہ رے میرا دلیں
ان سب کی ایسی دل ربا تصور کر شی کی ہے کہ ایک ایک
دوسرے ایک کھاکھا طرح ہے:
زابد کی مٹا جات ہے سادھو کی دعا میں
میں حب الوطنی بیدار ہونے لگتی ہے اور نظم کا پڑھنے والا
آلی ہیں کہیں کرشن کی بھی کی صدائیں
دیکھیں جو شوالے میں پچاروں کی ادا میں
شغان لکھا بھی جیسوں کو جھکائیں
پوری قوم کو خزانِ خیمن پیش کیجئے۔

اللہ رے میرا دلیں
یہ ہری شاخصیں یہ چڑیوں کے تراویں کا سماں
۱۹۲۷ء میں جب مغلوں کا تغیر کر دے وسیع دعویٰ
ہندوستان کچھ والیوں افراد اور اگر زوں کے ایکسوں
تمسے بندی میں کہتے ہیں:

اردو کہا جاتا ہے ان کا دل پسند موشوی ہے اور ہر قسم کے
مشائین کو غزل کے فرم میں بڑی چاہک و تی وغی
بھارت کے ساتھ پیش کیا ہے، مغلوں کی طرح انکی
لغیں بھی بڑی آبرو دار اور طاقتور ہیں، انہیں کے بقول
نظاروں میں وہ حالی، بیلی اور بالخوس اقبال سے بڑی حد
مک مٹا ہیں، جن بزرگوں کے خزم شعری سے انہوں
نے خوشی بھی کی ہے یہ اپنے وقت کی وہ سرآمد روزگار
ہستیاں تھیں، جن کے میثارہ غلر و نظر نے مخدہ بار میں
چکوئے لکھاتی ہوئی امت اسلامیہ کی کشی کو اسن وسلامتی
کی آنخوں میں ساصل نجات تک پہنچنے کا راستہ دکھایا،
آنھ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیا تھا، ابتدائی مشق
کے زمانے میں جتاب حکیم جو نصیر جونپوری اسے اصلاح
رجھاتا ہے اور اکاتا کی توبیر دوں سے بھی اپنے حريم
لی، اس کے بعد شعری شعور بیدار ہوا تو سراج الملک
حضرت حفیظ جونپوری سے رجوع کیا، ان کے انتقال
متاز نہیاں، سلوٹا ساتام ولی الدین شفیق جونپوری سے
کے بعد کچھ دنوں تا خداۓ خن حضرت نوح ناروی سے
اصلاح لی، تحریک خلافت کے دوران میں ریکس الاحرار
اس دیار مشرق کا اپنی لباس عروضی پہن کر دعوت نظارہ
سلطان قتل حضرت حضرت موحانی (۱۹۵۱ء) سے
بھال دینے لگا، ایسا اپنی جہاں بھی رنگ و نور کی بکھاش
عقیدت پیدا ہوئی اور یہ عقیدت یہاں تک بڑی کہ
ریکی ہوئی خی، علم و فن کے عطرا فشاں جو مکوں سے پورا دیا
رہنے کی خوشیوں کے سمندر میں نہیاں ہوا تھا، بھی وہ خط
کمالات شعری سے اکتاب کیا، سلطان جونپور
۱۹۲۰ء کا پتہ رکھ کر اتنے شاگرد ہوئے، اور اسکے
میں شفیق کوئی پہلے شاعر نہیں ہیں جنہوں نے وطن دوستی کا
کمالات شعری سے اکتاب کیا، حضرت موحانی اپنے
پر جوش نعروہ لکایا اور اپنے احساسات کو فنی تخلیق کے حریری
لباس میں پیش کیا کیونکہ وہ دور اقبال، جگر، فراق، جوش
حضرت ظفر علی خاں، صنیلکھنی اور بہت سے ترقی پسند
شعری کو اس طور پر جذب کیا کہ اس میں حضرت کے
نہوداہی خاک سے ہوئی اور اسی کی ہوائے مت خرام
اطھار حب الوطنی کے نئے نئے بیکر تاش جا رہے تھے
میں خونے دلبر اسے معمور ایک شاعری پر دن چھوٹی
طرح ہوئے ہوئے سے بادشم چلتی ہے اس کے با
ان کے والدائیں جونپوری خود ایک بڑے شاعر تھے،
وصف شفیق کے ہاں ایک تیاپن، منفرد اور بہ جد اگاثہ
رنگ و روپ اور اسی افرادیت پائی جاتی ہے جو دورتی
حضرت موحانی (۱۹۵۱ء) کے تھالیاتی انداز تخلیق
سے بیچان لی جاتی ہے کہ شفیق کی اپنی آواز ہے۔

حضرت شفیق نے تمام اصناف شعری کو اپنے فکر
جونپوری کے خون میں سمجھی خوشی بھی کی، ڈاکٹر تا بش
وفن کا اجالا عطا کیا، مگر غزل جس کو آبرو دے اردو بلکہ جان
ایسا جیلا کر جس کے روئے تباہ سے ہندوستان کی

قدیم کے نئے صدھا واقعات میں میں صرف بابر
کہلوایا کہ وعدہ کرو کہ تم اپنے ملک ہندوستان سے اپنی
تیموری (م ۱۵۲۱) فاتح ہند کا تذکرہ کرو جس نے
محبوب کی طرح محبت کرو گے تو بہادر شاہ ظفر نے مکراتے
شبلی ہوں یا اقبال و حسرت، شفیق نے جہاں ان خن
اپنی ترک میں ہندوستان کی ایک ایک چیز کو اس والہان
ہوئے پوچھا تھا کہ محبوب کی طرح کیوں، ماں کی طرح
عستروں کے فن کو اپنے اندر جذب کیا اسی کے پہلو پر
کیوں نہیں، قاضی القضاۃ نے بلند آواز میں جواب دیا تھا
ادار میں بیان کیا ہے جیسے دہرسوں یہاں رہا ہوا لائک
پہلوان کے جذبے دروں کو بھی اپنے نہاں ناتھ دل میں
کہ ماں کی محبت میں لوگ جانش نہیں دیا کرتے تاریخ
وہ ایک فاتح کی تیشیت سے ہندوستان میں داخل ہوا تھا،
پورے طور پر بسا یا۔

شفیق جون پوری کی نظر میں جب وطن، صبح وطن،
اور فاتحوں کا عام طور پر جو نقطہ نظر ہوتا ہے وہ اسکے سوا
کچھ نہیں ہوتا کہ مفتوح قوم کی طرح مختلف سلطنت کے آخری
الندرے مراولیں، پاکستان کا خط، تو ہی درود، پڑھ کوٹ کی
جور اور مہماں گاہندھی وغیرہ ایک جب الوطی کی آئینہ دار
نظر میں ہیں۔

ایسی بھتی میں ہونے دغدھل خواں ہم ز جائیں گے
بھی محلی بدلایات دیں کہ وہ اس ملک سے پیار کریں اور
اسکے نام پر اپنی جان شمار کر دی۔

سنوارے ساکنان شہر جاناں! ہم ز جائیں گے
یہاں شیخ ویر ہم برس پکار ہیں یا رب
سکھائیں گے اپنیں ہندیب انسان ہم ز جائیں گے
شیخ جو پرہیم ہائیں، چنانچہ بابر کے اخلاق
اس کی خاک کو سرمدہ جسم ہائیں، چنانچہ بابر کے اخلاق
یہیں بلکہ لکھ ذخیرہ شاعری میں چاہے اس کا تعلق نہیں
نے اپنے جدا ہمجد کی بدلایات کو اس طرح رنگ و نور سے
سبجا کر جس کی چمک درختانی آج تک باقی ہے، تاریخ
کا یہی ایک انہوں واقعہ ہے کہ آخری مخل تاجدار بہادر
سے اپنی وطن دوستی کی محنتی بھی خوشبو پھوٹی ہے، اور ایسا
شاہ ظفر کو جب قاضی القضاۃ نے حلف دلاتے ہوئے
کیوں نہ ہو یونکہ شفیق شاعری میں جن خنوروں کے قمع

ڈاکٹر مصوّر حسین ندوی جوار رحمت میں

ڈاکٹر مصوّر حسین ندوی کم و بکر بحق ۲۰۰۷ء بروز پنجم دن کے تین بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے (انا اللہ وانا الی راجعون)، ڈاکٹر صاحب چکھ کچھ دل کے
مریض تھے، علاج چل رہا تھا، پوزیشن ایسی نہیں تھی کہ اتنا بڑا حادث ہو جائے گا، بکر مرضی مولی از ہس اوٹی۔ جمعہ کی رات میں بلکہ سادر مجھوں ہوا جس کو خود ہی گھر سے اپنا ہل
گھنے، بڑے صاحزادے ساتھ تھے، ڈاکٹروں نے آپریشن کے لیے کہا گرخ، ڈاکٹر صاحب نے منج کر دیا، لیکن جب درد کافی بزہ گیا تو آپریشن کی تیاری ہوئے لگی، آپریشن
سے پہلے جو بھی کرنا تھا سب کمل ہو گیا لیکن میں وقت پر ڈاکٹروں نے آپریشن کے لیے منج کر دیا کیوں کہ وقت محدود آچکا تھا، پورا ماحول سو گوار ہو گیا، خبر آن غافلگی کی طرح
پہلی بھنی، جس نے بھی سادم بخورہ گیا، بھی جگہ فون سے اطلاع کی گئی۔

ڈاکٹر صاحب بڑے دیندار، خلیق، بلمختار، بھی کے دکھدروں میں حصہ لینے والے اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے، دین کے کاموں میں بڑھ چکھ کر حصہ لیتے تھے۔
ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں سچپری خور میں حاصل کی، ثانوی درجات درس سے گریب یہ مصباح العلوم کمپری بازیزگ طلح بہادر جنگ سے حاصل کی، علیت کی سند عالم
اسلام کی مشہور درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے ۱۹۶۷ء میں حاصل کی، اور ڈاکٹری کی ڈگری بھی کے طور پر کامنے سے ۱۹۷۷ء میں حاصل کی، ہی ایسی روڑ کر لائیں
تھیں ساروں سے خود کی لکھنک چلاتے تھے اور کالینہ میں رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سرحم کو جنت الفردوس عطا فرمائے، بھی سے دعا کی درخواست ہے۔

پس مانگان میں الہیہ مہر النساء کے علاوہ دوسرا جزا ایا اور چار صاحزادے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پس مانگان کو صبر جیل عطا فرمائے اور سرحم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے (آئین)۔ ادارہ پس مانگان کے غم میں برادر شریک ہے۔
(برکت اللہ ندوی اللہ آباد)

وغیرہ، چنانچہ گاندھی کو جب چکھ وطن دشمنوں نے اپنے
کے ہاتھوں قسم کے نجت سے لبہاں ہو رہا تھا اور بڑے
تھوڑے وقہ آور ادیب و شاعر ہندوستان چھوڑ کر پاکستان
پڑھے گئے مگر وہاں پہنچ کر صبر آزمائیں جو اس ایسا کی طرح
کہاں ملی گا بیارس کی صحیح کا مظہر
تمکھار وطن پر اکلکار ہو گئے اور ان کا در دماغ اشعار کے
اوہ وہ ایک آیا حرم کا شاندار جلوں
وہ ایک فاتح کی تیشیت سے ہندوستان میں داخل ہوا تھا،
پورے طور پر بسا یا۔

حضرت شفیق قسم ہند کے خونی مظہر کے عینی
شہر میں، بلکہ یہ زمان ان کے شور و شاعری کے عروج کا
مک کو تاریخ کر دیا جائے، تیموری سلطنت کے پانی پا بر
کے چند سارے کہاں سے لائیں گے
کہاں میں ہے سورج کہ تری را کھکھ کو چوئے
یہ فرش خاک کا تاریخ کہاں سے لائیں گے
کاموں پر شاعروں کے عقیدت کا طبق ہے
یہ چڑھ کوٹ یہ کاشی یہ روڈ ملک و جن
گرم تارہ بہار کہاں کی جور نے غالباً ان کو بھی اپنی زلف
میں ایسی کریمی کو شہش کی اور بڑے ہٹھے میٹھے مددے
کہاں میں ہے خدا را کہاں سے لائیں گے
کے، مگر حضرت شفیق پر اس کا داؤ نہیں پل کے، کیونکہ ایسی
رگ میں کوئے وطن کی خوبی بھائی ہوئی تھی، ان کا
ول وطن کی محبت سے سرشار تھا، ایسی آنکھوں میں وطن کی
محبت کا نور چنانچہ بڑی جہارت کے ساتھ انہوں نے
پاکستان کی چیل کش کو مستر در کر دیا اور پاکستان کا
خط، کے عنوان سے ایک بڑی طاقتور تکمیل کی جیسی
انہوں نے ہندوستان سے اپنی محبت والافت اور قادری
کے لئے فکر مددی، وجہ سوڑی، اسکن و شانقی کی شکل برخضا
پر آخڑی مہر لگادی ہے، اور کسی کے لئے اس کی بھیائی ہی
نہیں چھوڑی کہ ان کی جب الوطی اور وطن دوستی کے
بارے میں شک کر لئے آپ کے ساتھ ہے پوچھے
ہم آپنی کے ساتھ زندگی گزارنے کا سنبھار خوب اُن کے
تھار خانہ شاعری میں حقیقت کا پیکر جسم بن کر ہمارے
جیسے لوگ یا ناخورام گوئے کے شل لوگ جس نے محض
لئے آسودگی کا سامان فراہم کرتا ہے، ہر یہ شفیق کی جب
الوطی پر دوستی اس پہلو سے بھی پرتو ہے کہ انہوں نے
کارنا موں اور عظمتوں کی لفڑی داستانیں جس کے
اپنے وطن کی ان سر آمد روزگار خصیتوں کو گھٹائے
عقیدت و احرام چیز کیا ہے جنہوں نے ملک و قوم کی
ہندوستان کو رٹک جانا بنانے والے مسلمان ہی تھے،
تعمیر میں اپنا خون جگر مصرف کیا اور آبروئے ملک کی
حافتہ و سالمیت کے نام پر کسی نوع کی قربانی سے بھی
بلا رہی ہو کرچی میں تم ہمیں لیکن
دریخ نہیں کیا، جیسے بابے قوم مہماں گاہندھی ۳۲ جنوری
وہاں وطن کا نقارہ کہاں سے لائیں گے
جس کے سامنے جسچاں چندروں سے دیکھا گیا وہ اپنی
۱۹۷۸ء اور آزاد ہند فوج کے رہنمای جہاں چندروں سے ہوں، ہیری اس بات کی

تصویر کے دورخ

محمد و شیخ ندوی

ہو چکا ہے، اب صرف اسلام کا خطرہ ہاتھی ہے۔ (مجلہ "اصح" کویت، عدد: ۱۷۹۵)

عراق پر امریکی حملہ کے وقت امریکی صدر مشریش نے کہا تھا کہ "یعنی صلبی جنگ کا آغاز ہے۔"

چنانچہ اس وقت مغربی ساراج اور عیسائی

مشریش اور نوویں یونیورسٹیوں کے وقت عالم اسلام پر حملہ اور ہیں،

عیسائی مشریش ایام عالم اسلام کے قیمتی یافت طبقہ پر بھر پور

توجہ دے رہی ہیں، یونیورسٹیوں کے طبقہ عیسائیت اختیار کر لیتا

موجودہ دوسری اسلام حضرت مولانا سید

ابوالحسن علی حنفی ندوی نے "اسلامیت اور مغربیت کی

کمیش" میں ایک مصری صحافی مجددی عالم نے جب نصرانیت

اختیار کی تو پہلے اعظم بن دنیکٹ نے خود اٹالی جا کر اس کو

نصرانی بنا یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ہم پر

جذب خشونت سُکھنے کا کلت کے انگریزی اخبار "ٹیلی

پورے لاہور کے ساتھ اسلام کو خیز بن سے اکھاڑہ بھکنے

"گراف" میں ایک "محض نولہ" اسلام اور مسلمانوں کو

اُن عالم کے لیے خطرہ بنا کر پیش کر رہا ہے اور مسلمانوں

کو خود اپنے دین اسلام سے برگشت دوڑ کرنے اور اس

زہراں وقت سے پھیلا جانے لگا جب سے مشرق و مغربی

مختلف ملکوں میں سرگرم عمل عیسائی مشریشوں کا آگریک

صلیب بردار جب اپنے نمائک میں اسلام کو پھیل کے

دُنیوں مل کر اسلام کو ختم کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

مشن میں ناکام ہو گئے تو اسلام کے خلاف

مغربی طرف بغض قدم صلبی فلکر کے حائل دانش

و مفتکیہ باور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مغربی ذرا لیکن ایک مغربی دنیا میں اسلام

ساتھ حضرت محمد ﷺ کی امانت اور کردار کی کی مہم شروع

کر دی اور پھر (صوبی لابی) کی مدد سے پوری دنیا میں

دانتہ طور پر "اسلاموفویا" کا صور پھیلانا جانے لگا، اسلام

کے خلاف شور جاہی جانے لگا کہ اسلام تو اسے متعلق امور

برناڑ لویں مستشرق ہے، جسے شرق اوسط سے

آئیز کارڈنالوں کی بار بار اشاعت اور ہاتھ، آئیز قلوں کی

اخلاق سے نہیں جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہیں۔ (راشریہ

سپاہار، ۱۲ اسراطی ۲۰۰۸ء)

اسلامی ملکوں پر جعلی اس بات کا ساف اور واضح اشارہ

ہے کہ مغرب اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے، مغربی زماء

او قائم کن اور نہیں عیسائی پیشواؤں کے بیانات اس کی

غمازی کرتے ہیں اور موجودہ ساراج ملکی کی مدد سے

ویکھنا چاہتے ہیں۔ (مجلہ "اصح" کویت، عدد: ۱۷۹۵)

جیسا کہ میں لکھا اور مستشرقین نے مغربی ساراج

کے لیے راستہ ہوا کیا ذاکر انور جدی نے اپنی کتاب

ساراج ایجی بقہ کر لیا جائے اور اس کی ابتداء عراق سے

ہو، بالفاظ دیگر عراق پر امریکی بلغار کا محکم برناڑ لویں کا

عمر فروخ نے "الاستعمار والتیشریف فی البلاد

او راسلی بیان اپنی، تازی ازم اور کیوں زم کا خطرہ ختم

دانیال پاپس اور ناداف سارافان نے بھی اس کا

پروپیگنڈہ کیا ہے اور اپنی زبری میں تبلیغ و اشاعت کر رہے ہیں اور آئندہ بیانات کے ذریعہ عیسائی پادری اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نظریے کو پیش کیا ہے اس سے پہلے ذاکر قلب عیسائی مشریش زیادہ سرگرم میں زیادہ سرگرم میں۔

دینی کن نے جوں میں عیسائیت کی تبلیغ کے لیے پیچا میں دین میں عیسائیت کے پیش کیا ہے۔

چنانچہ عراق پر امریکی و محبوبیت کے پانچ سال

اکیسا، ۱۶ سکول اور متعدد مشن اور پیلک ایام بیانیں ہیں،

ہو چکے ہیں، اس سامراجی قبضے کے دوران دس لاکھ عراقی

شہید ہوئے، سامراج لاکھ عراقی پچھے ہمیں جوے چیز جب

پر زور خداش کی اور اس کے لئے مختلف و مکمل وسائل

اختیار کرنے کی تاکید کی اور یہ رائے ان لوگوں نے پیش

کی تبلیغ کر رہی ہیں۔

عراق میں مصر سے زائد عیسائی مشریش سرگرم عمل

ولید شویاپا، کمال سلیم اور زکریا عتابی ہیں، یہ تینوں

مژدین ان امریکی اداروں میں کام کر رہے ہیں

وتعادن، بھی پہنچا رہے ہیں، یہ ساری مشریش ایک مرکزی

جو صحیوںی لابی کے ذریعہ کر رہی ہے۔

چنانچہ مذکورہ بالاتجاذب و فیصلوں کے تنازع میں

عیسائی پیغام پہنچانے کے لئے ایک اڈے کے طور پر

کام لیہا شروع کر دیا ہے، عراق میں پانچ بیچاں بیٹھ

سے انجیل قسم کی جاری ہے اور مختلف وسائل سے

عیسائی مشریش عالم اسلام میں پھیل گئی ہیں۔

الجائز میں تین سو سیکھا قائم ہو چکے ہیں اور عیسائی

بلیغین نے تقریباً دس ہزار جزا ایسی تیزی کام بلکہ مغربی

قائدین کے ذہن میں بخدا دیا ہے کہ عراق عالم اسلام

کو عیسائی بنانے کا نقطہ آغاز ہے، اسی وجہ سے بڑی

تعداد میں عیسائی پوپ، پادری، کامن اور متعدد مذہبی

غربیوں اور آفات زدہ لوگوں کی امداد کے نام پر کام کر رہی

مشریشی میں ڈیوائن کاہنے کے "انجیل" علاقوں

کے تھیں، معلوم ہے کہ عراقی پچھے بھجوں سے مر رہے

ہیں، مگراب بھی خواراک سے زیادہ ان کے لئے بیوں کا

عیسائی عراق میں گستاخیت کی اکثریت ہو گئی ہے، یہ عیسائی مشریش

عیسائی عراق میں اس کی امداد کے نام پر کام کر رہی

میں عیسائی و صحیوںی رجحان کا منیخ "گریاہم" نے کہا تھا

کہ "اگر کسی خط ارض کو مقدس عیسائی سر زمین میں داخل

کر سکتے تو وہ اقت کی سر زمین ہے، اس کے لئے ہم

اور مختلف وسائل سے مسلمانوں کو دین اسلام سے بے

دل کر رہی ہیں، تازہ اعداد و شمار کے مطابق راہش

میں ۸۰۰ عیسائی بلیغین ہیں، ۵۰ کلسا ہیں اور اشتہریت

ہے۔ فرانکلین گریاہم جیسے بڑے بڑے پادری عراقی

میں عیسائی مشریشوں کی کامیابی کے لئے بڑے بیانے پر

کہنے کے ساتھ صحیوںی لابی کے لئے جاؤ کیا بھی کام

کرنی ہے۔ (مجلہ "اصح" کویت، شمارہ نمبر: ۷۹۵، اور دعویٰ

اخبار، دہلی، کامنی، ۲۰۰۸ء)

نصرانیت اور مغربی تہذیب کے لیے پھر جائیں۔

مستقبل اسلام کا ہے

سلمان حسین ندوی

تازل شدہ قرآن، اور خود عربی زبان کو تجھنے سے
آنسا نہ کوکا۔ (فرانسیسی گورنر: المختار شمارہ
۱۹۶۲/۱۱/۹)

☆ "اسلام کا جائزہ تک لے بخیر کیزدم کا
احکام کی امید بخیل پر رسول ہوتا ہے۔" (الاسلام
والتعمیل الاقتصادیة، گاک اد شرودی، ۵۶)

☆ "مسیحیت کی اشاعت میں سب سے بڑی
رکاوٹ اسلام میں مخفی قیادت کی وصالحیت ہے جس
نے سمجھ دیا کہون ریکس کیا۔" (یہاں میں جن جذور
البلاء، ص: ۲۰۱)

ایک دوسرے پادری کا انصراف طاھر ہو جو ایک
یہاں میگرین میں شائع کیا گیا:
"ایسا بھی فیض ہوا کہ ایک یہاں اسلام میں
 داخل ہوا اور پھر وہ فرانسیت کی طرف پلت آیا
ہو۔" (التبیشر در الاستعمال: خالدی
درخواست، ص: ۱۳۳)

☆ "مجھ کو سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے
کہ عالم عربی میں محمدی مشن کو تاذکرنے کے لئے کوئی کھڑا
نہ ہو جائے۔" (بن غوریان سماں وزیر اسلام نجریدہ
الکفاح الاسلامی ۱۹۵۵ء شمارہ ۲)

☆ "ہمارے قائد کیم کو مختلف اقوام عالم سے
ڈاریا کرتے تھے لیکن رفتار ترقی بات نے غائب کر دیا
کہ دیگر اقوام عالم سے خوف دوشت کا کوئی جواز نہیں
ہے، ہم کو یہ دیوں، جیلیائیوں اور روئیوں سے فریا
جاتا تھا لیکن ہم پر یہ منتظر ہوا کہ یہود تو ہمارے
دوست، اور روسی ہمارے طفیل ہیں، رہے جیاںی
تو بہت سی جمہوری حکومیں ان کو انجامنے کے لئے کافی
ہیں، لیکن ہم نے شدت سے اس کا اور اس کیا کر
ہمارے لیے اصل خطرہ اسلام میں پوشیدہ ہے، اس خطرہ
کا راز اس کی ہمدردی کیم، قوت تحریر اور حرمت اگریز خود
اور دوں دوں زندگی ہے جو ہر زمان کا ساتھ دیئے کی
صلاحیت رکھی ہے۔" (لارس براؤن: التبیشر
والاستعمال، ص: ۱۰۳)

☆ "اسلام کی حقیقت تکمیل ہو جائے۔
اس کی مفہومی فراوائی کا مجرم گھصل جائے اور جزوں ایں اسلام
کی بے مردمانی کے باوجود فتح ان کی مقدار بنے تاکہ
امرت الہی میں آنکھ کے انہوں اور کان کے بہروں کو ادنی
میں موجود ہے یورپ شرق پر قابو نہیں پاسکا۔" (برطانیہ
کے سابق وزیر اعظم گاؤڈسٹون: الاسلام علی
امراضیویا کی موجودہ شکل یقیناً تشویشاً کے
مفتوق الطرق، محمد اسد، ص: ۳۹)

☆ "اہل جزاً جب تک قرآن کی خلاف
کرتے رہیں گے اور عربی زبان بولتے رہیں گے ہم ان
پھوٹیں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا ہے، عالمی سطح پر یہ کوشش
ہو جگہی ہے، جب کہ مسلمانوں کی تعداد میں ۱۸٪

☆ "اسلام کی مخفی صفاتیں ہی یورپ کے خوف

کی جا رہی ہے کہ "مسلمان" کی سیکی شہریت بن جائے، اس
کے لئے میدیا، تلمی اور اے، لغات و اسنایکوپیڈیا کی
زلاہ، اقبال کی زبان میں تیمور ہو یا چکر سب خدا کے
اصطلاحات سب سے کام لیا جا رہا ہے، یہ اسلاموفیڈیا کی
عنی پہلو ہے، لیکن اگر اس کی جزوں کا آپ طالع کریں تو
یورپ غرب نمونے موجود ہیں، اللہ کے ترک کا ایک
صف محسوس ہوتا ہے کہ یہ دو اصل اسلام میں مخفی غیر
معمولی صلاحیت و قیادت کی بہت ہے جس نے
اس خوف کو تمیز دیا ہے، ذیل میں ہم گذشتہ چند دہائیوں
میں ذیا کے چھپی کے ایسے افسوہ کی جو کیفیتیں میں جتنا
تھے، کی اراء اقل کرتے ہیں جن سے آپ محسوس ہو گا کہ
خداحدہ لاشریک لہ پر غیر مترسل ایمان، اسباب کی فنی
اور ذات خدا پر کی اعتماد کے باوجود اس جنگ کے لئے تیار
درندہ تھا بلکہ وہ اس کی انتہائی روح اور اس کے اس جو ہر
سے خائف و دہشت زدہ تھے جس میں پوری دنیا پر چھا
کی ذات پر کامل اعتماد اور *هذا علی كل شئی قدید* ہے
جانے کی صلاحیت ہے، اس سے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ
کمال اذعان کے باوجود وہ جانتے تھے کہ رب کی مرضی یہ
نہیں ہو سکی کہ نہیں میدان میں کو پڑیں، دوسری طرف
الطب قرآنی کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ منشأ
خداوندی یہ تھی کہ ہر حال میں اب ایسی جنگ ہو جانی چاہئے
جس میں دشمن اسلام کی کثرت، تھیار اور اسباب جنگ
بڑی رکاوٹ ہے۔ (لارس براؤن: التبیشر
والاستعمال، ص: ۱۰۳)

☆ "جب تک قرآن مسلمانوں کے ہاتھوں
میں موجود ہے یورپ شرق پر قابو نہیں پاسکا۔" (برطانیہ
کے سابق وزیر اعظم گاؤڈسٹون: الاسلام علی
امراضیویا کی موجودہ شکل یقیناً تشویشاً کے
مفتوق الطرق، محمد اسد، ص: ۳۹)

☆ "اہل جزاً جب تک قرآن کی خلاف
کرتے دوں دوں سانپ اور ڈنک مارنے والے
پھوٹیں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا ہے، عالمی سطح پر کوشش
ہو جگہی ہے، جب کہ مسلمانوں کی تعداد میں ۱۸٪

میں تھی، گویا کہے سال میں مسلمانوں کی تعداد میں ۳۰۰٪
ہزار کا اضافہ ہوا ہے، برطانیہ اخبار گاریزین کے مطابق
برطانیہ میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا اسلام کا ہے،
مذاہب اختیار ہے ہیں، ان میں اکتوبر میں تحریک چھچ
ہے۔ برطانیہ میں عیسائی جو کہ امریکا کی
علاقے ہو جائیں گے، کیونکہ نائیں ہیں کے بعد یورپ
میں اسلام بہت تحریک سے پھیلے والا نہ ہے۔ (جلد "اجماع"
کویت، شمارہ نمبر: ۱۷۹۲)

☆ "اللہ کے مقابلہ میں زیادہ آباد ہو گی کیونکہ برطانیہ
کی سالانہ رپورٹ کے حوالہ سے اکٹھاف کیا ہے کہ
یورپ کے اخبار "الریلی" میں شائع ہوئی ہے اپنی کے
نو جوانوں کی نصف تعداد میں، اس کو کیسا سے کوئی
ہالینڈ کی دو یونیورسٹیوں نے مسلم طلبہ کے نماز
پڑھنے کے لیے جگہ خاص کر دی ہے اور نماز جحد کے لیے
یورپی دوسرے ہوئے ہیں، مذہبی رسومات پر عمل کرنے
کے محتوا کا وقت دیا ہے۔ کنڈیا کے "اوٹا و اسٹریون" اخبار
کے مطابق کنڈیا کی سیکولر یونیورسٹی میں اسلام
کویت، شمارہ نمبر: ۱۷۹۵)

☆ "تمارک میں کیسا انتظامیہ نے دو یونیورسٹیوں کے مطابق دیا کی آبادی میں
کردیے ہیں کیونکہ تمارک میں کیسا آنے والوں کی
خداحدہ لاشریک لہ پر غیر مترسل ایمان، اسباب کی فنی
وہ اسلام سے اس لئے خائف نہیں تھے کہ وہ کوئی خوفناک
اروزات خدا پر کی اعتماد کے باوجود اس جنگ کے لئے تیار
ہوئے تھے، اس لئے کوئہ فن ضرب و حرب کے ماہر تھے، اللہ
کے چھپی کے ایسے افسوہ کی جو کیفیتیں میں جتنا
سے خائف و دہشت زدہ تھے جس میں پوری دنیا پر چھا
کی ذات پر کامل اعتماد اور *هذا علی كل شئی قدید* ہے
جانے کی صلاحیت ہے، اس سے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ
کمال اذعان کے باوجود وہ جانتے تھے کہ رب کی مرضی یہ
نہیں ہو سکی کہ نہیں میدان میں کو پڑیں، دوسری طرف
الطب قرآنی کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ منشأ
خداوندی یہ تھی کہ ہر حال میں اب ایسی جنگ ہو جانی چاہئے
جس میں دشمن اسلام کی کثرت، تھیار اور اسباب جنگ
بڑی رکاوٹ ہے۔ (لارس براؤن: التبیشر
والاستعمال، ص: ۱۰۳)

☆ "یورپ میں مسلمانوں کی تعداد میں ۱۸٪
ہو جاتی ہے اور جگہ جگہ پر اسلام مسٹر اور مساجد قائم
کوہی ہیں، بعض عالی روپوں میں بھی پیشین گوئی
کا وہ رعب و دہدبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے دشمن اسلام
کر دی ہے ایک اسکول کو پابند کیا ہے کہ مسلم طلبہ کو اسکول
میں نماز جنگانہ ادا کرنے کا موقع فراہم کرے، اسی طرح
یورپ میں مسلمانوں کی تعداد میں ۱۸٪
ہو جائیں گے۔

☆ "تمارک میں مسلمانوں کے مطابق دیتی و اسلامی
مادوں کے مطابق آنکھ میں سالوں میں بھیجیں کی
فرانسیسی سردوں کے مطابق فرانس میں ہر سال
کوہیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہو گی،
کیونکہ عرب مہاجرین میں بھیجیں کے اصلی باشندوں کے
مقابلہ میں انجام کی صلاحیت کی گناہ زیادہ ہے، دوسری
دہی یہے کہ ۲۰۰۰ء کے بعد سے بروکل میں بھیجیں کے
ناموں میں "محمد" نام سے زیادہ پالا جاتا ہے، بھیجیں کی
مجموعی آبادی دو میں ہے واس میں مسلمانوں کی تعداد
۲۵٪ ہے۔ (جلد "اجماع" کویت، شمارہ نمبر:
۱۷۹۵)

☆ "برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۵ میلین سے ۱۸٪
ہو جگہی ہے، جب کہ برطانیہ دوسری جاکی مسجد کی
تعداد کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک
ملین کے قریب ہو جگہی ہے۔

استاذ العلماء مولانا مفتی محمد اطف اللہ علی گردھی

متوسط سلطان علی گردھی

صاحب اور مولوی احمد حسن صاحب کی بھی
شاندار افاظ میں مدح و شنا کی تھی۔ (استاذ
العلماء، ص: ۲۳)

یہ اجلاس کی پہلی نشست کا روح پروریاں تھے،
اکی اجلاس کی تیری نشست کے ارشاد کی صبح منعقد
ہوئی اس موقع پر بھی کرسی صدارت پر آپ جلوہ افروز
ہوئے، جس میں اصلاح نصاب کی تجویز پر کثرت
راستے سے مخمور ہوئی، اور اس کے مطابق بارہ علماء کی
ایک مجلس بنائی گئی جو موجودہ نصاب اور طریقہ تعلیم پر
خور کر کے اپنی سفارشات پیش کرے، اس کے ارکان
میں پہلًا نام آپ کا شامل تھا۔ (تاریخ ندوہ العلماء،
اول، ص: ۱۰۶-۱۰۷)

تیسرا۔ اجلاس کی صدارت اوہ صدادتی خطبے

ندوہ العلماء کا تیرا اجلاس اپنی سابقہ روانیات
کے ساتھ بھر لی میں شوال ۱۳۱۴ھ میں منعقد ہوا، اس
اجلاس کی کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے لیے
تمام لوگوں نے بالاتفاق آپ کا نام نامی پیش کیا، عوام
نے بھی اسے پسند کیا اور علماء نے بھی بخوبی سرتیم خرم
کیا۔

اس اجلاس میں صدر انجمن مولانا الحفظ اللہ
صاحب نے بڑی موزوں اتفاق فرمائی اور شرکاء کو بعض
امور کی طرف بڑے پرواز انہماز میں متوجہ کیا، ندوہ
العلماء کے اولین مقاصد رفع نزاں بھی کے بارے
میں آپ نے فرمایا:

”ایک مقصد ندوہ کا یہ ہے کہ مسائل اختلافیہ
میں جو عوام کو بہت زدہ کوب پہنچاتے ہیں، جس کی
 وجہ سے عداؤں میں جاتے ہیں اور طرح طرح کی
 تکلیفیں اٹھاتے ہیں، اور غیرہ غیرہ دلائل قسم کے
 افعال پر قہقہے اڑاتے ہیں اور ان کی جانب انگلیاں
 اٹھاتے ہیں اور بعض خواص بھی اپنی تحریرات میں سب

تحریک ندوہ العلماء سے بسط و
صادرات آپ نے فرمائی۔

ندوہ العلماء کے پہلے اجلاس کی وترجمانی

علوم عالیہ وآلیہ میں مہارت اور طویل تدریسی
صدارات

خدمات تیز احوال زمانے سے واقفیت کے نتیجے میں آپ
کا احساس تھا کہ قدیم مدارس کے نصاب میں اصلاح

کی ضرورت ہے، اس کے بغیر ملت کو جن علماء کی
ضرورت ہے وہ پیدائشیں ہو سکیں گے، مولانا خود قدمیم
زندگی اسی تجھ پر تدریس میں صرف کی، مگر آئندہ کے
علماء خفی کے علاوہ اہل حدیث میں سے مولوی ابراہیم
آروی، مولوی محمد حسین صاحب، شیعہ مجتہدین میں
لیے اس نصاب کو زیادہ مفید تیشیں سمجھتے تھے، تیز اس
وقت علماء کی جو حالات تھی اس سے مطمئن نہ تھے،
چنانچہ ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں جب نصاب کی
اصلاح اور رفع نزاں بھی کے لیے علماء کی جماعت
ندوہ العلماء تحریک کی شکل میں وجود پذیر ہوئی جس
طف اللہ صاحب) کے جمال و مکال دونوں پر نازار
تھی، تحریک صدارت مولوی عبداللہ محمد علی، مولانا
عبد الحق حقانی، مولانا تھوڑا الاسلام فتح پوری اور مولانا
محمد حسین صاحب الآبادی نے کی، اتفاق رہتا تھا
کہ آپ نے اس تحریک سے اتفاق فرمایا بلکہ بڑھ کر اس
کی قیادت کی، اس تو خیز تحریک کی صدارت کے لیے
ایسی شخصیت کی ضرورت تھی جو ندودہ کے مقاصد پر یقین
رکھتے ہوں اور طبقہ علماء میں اپنے علمی و دینی تفوق
ہو گا، مولوی شیخ بھی متوجہ میں تھے، اس موقع پر
ذیشیت رکھتے ہوں، اس وقت مولانا الحفظ اللہ صاحب
کیا اس تحریک کی صدارت کے لیے موزوں شخص تھے،

میدان میں ان کا پایاج بنا کر جس، تاکہ وہ خواب غفلت
الفکری، ص: ۲۲)

☆ ”ہماری تہذیب پر جو سب سے بڑا خطرہ
مذکور ہے وہ مسلمانوں کی محنت بیداری ہے جو نظام
دیانتو ہم ہر خداز پر ناکام ہو جائیں گے، اور عالم عربی اپنی
عالم کو تبدیل کر دیں گے۔

☆ جب آن سے سوال کیا گیا کہ مسلمان تو آپی
کے بعد مغرب کی قیادت دم تو دے گی۔ (فرانسیسی
ان کا جواب تھا: مجھے خداش مردغور کا ہے جو ان کے
وزارت خارجہ، ۱۹۵۲ء، جلد اللہ، ص: ۲۲)

☆ ”عربوں سے ہمارے خوف اور عربوں پر
آپی اختلافات کا ذرا خیاری طرف نہ موز
ہماری عنایتوں کی وجہ عربوں کی بے پناہ پیشہ وال کی قوت
میں بلکہ اسلام کی قوت ہے، ضرورت اس بات کی ہے
کہ میری رائے میں یورپ کو کیونزم سے کوئی

خطرہ نہیں ہے، اصل خطہ جو براہ استہ میں چل کر رہا
کہ مسکونی عربوں کو غیر معمولی قوت حاصل ہو جائے گی،
ہے وہ اسلام ہے، اس لئے کہ عالم اسلام مغرب کے
مذہب اپنی الگ شاخت اور اقیاز رکھتا ہے، مسلمان

مستقل روحاںی قوت کے ماں ہیں، ان کے پاس
کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہمیں دہائے دیتی ہے۔ (مورو
راکٹ روک سکتا ہے اور نہ اٹھا، مسلمان بیدار ہو چکے
ہیں، ان کی صد احتیل و خود کے دراوزہ پر دستک دے رہی
ہے کہ یہ دیکھوں میں زندہ ہوں، آج کے بعد سے میں پر

ساتھی ہی ساتھ اپنی تہذیبی اور روحاںی حیثیت کو مغربی
تہذیب میں پصم ہونے سے بچا سکیں، اگر ان کو صحتی دنیا
پاور طاقتیں کا سکھنا بنے کے لئے تیار نہیں
ہوں۔ (برچاڑو، لم ہذالرعب کلہ من

الاسلام، مؤلفہ پروفیسر جوہر سید)

☆ ”مغربی دنیا پر اسلام کی دہشت الایدی امر
کا ایک حصہ بنا دیں گے۔

جس وقت ہم (فرانس) جزاں پر حکومت کر رہے
ہیں ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ مکہ میں تھوڑا اسلام کی بعد
تھے تو ہم نے اٹھک کوشش کی اسلامی شخص پر ہم غائب

آجائیں لیکن اس میدان میں ہماری صلاحیتیں اور جتنی
کوہہ انہیں کو دوبارہ ہم سے چھین لے، اور قلب فرانس
ناکامی کا شکار ہو گیں۔

عالم اسلام اس دیوی طرح ہے جو پا بوجلاں ہے،
جس کو ابھی اپنی شخصیت اور بے پناہ صلاحیت کا حقیقی

عفاف حامل نہیں ہے، اسی لئے وہ حیران و پریشان
اور اپنے زوال و انحطاط پر ہاتھ کیا ہے، اور اس جدوجہد

جن جو خوب دیکھا تھا اس کو وہ مکمل نہ کر سکیں۔

یہ تھے وہ اسیاب جن کی وجہ سے جزاں کی سر زمین
میں ہے کہ اپنے اپرے سے غلطات اور سکتی کے لیا بہ کو اس اور
پر ہم اپنی لہو کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ (جريدة
لأیام، ۱۹۱۳ء،)

(جاری)

☆ ”جب سے محمد علی چھنپتے کے گردان کے
چڑھاتوں صدی کی ابتداء میں اکٹھا ہوئے اور اسلام

اعشارت کی طرف گھرمن ہوا ہے مغربی دنیا کو جاہے کر
وہ اسلام کو اس نظر سے دیکھیں کہ وہ اسی قوت ہے جس

میں دوام بھی ہے اور قوت برداشت بھی جو تم کو چلتی
کر رہا ہے۔ (الطبیعت، دی ۱۹۱۳ء، الولیا،

مطالبات کی تحریک کرتے رہیں، اور صناعت و فن کے
المتحدة والعلم الغربي - والقومية والغزو

(بیانیہ صفحے اور کا) اس طرح بود کی
سرگرمیاں بھی ندوہ العلماء کے ذریعہ انجام دی جاتی
ہیں، اور ندوہ العلماء میں تعاون کرتا ہے۔

حضرات! سال گذشت اور حالیہ بحث انتظامیہ
کے درمیان جو تحریری کام انجام دئے گئے، ان میں
”رواق حبیب“ کے نام سے مستقل اور وسیع دارالاقامہ
کی تحریر کو پورا کیا گیا۔ اسی طرح درگاؤں کی وسعت
میں آباد مسلمانوں کے ثابت طرزِ عمل اپنانے پر خصوصی
ستائشی مضمون شائع کے اور تینی پینامات پیش کئے،
بایلینڈ کے ایک اخبار ”ٹلی گراف“ نے اپنے صفحات اس
فلم پر رد عمل کے لئے پیش کئے جس کے باعث بایلینڈ کی
مسجدوں سے قرآن کریم کے متعلق سوال جواب چینے
لگے اور اسلام کے بارے میں معلومات ہونے لگیں، فلم
کی اشاعت کے بعد ایک ہفتہ میں کئی بایلینڈی بائندوں
بڑھانے کی جو ضرورت سائنسی اس کا کام بھی جاری
ہے۔ اسافر کی منتظری کے لئے سپت منیں کو اڑز بڑانے
کی جو تجویز تھی وہ بہت اچھے طریقے سے انجام پاری
ہے۔ دارالعلوم کے مکاتب شہر اور شہر میں قائم ٹانوی اور
عالیٰ تعلیم کی جو شاخیں ہیں وہ بھی مناسب ڈھنگ سے
کام انجام دے رہی ہیں۔

ان سب کاموں میں بھیں ہمارے رفقاء و
تعاونیں کا خصوصی تعاون حاصل ہے، محدث مال
پروفیسر ویسی احمد صدیقی صاحب، عہدم قائم مدارالعلوم ندوہ العلماء
و اخراج شید ندوہ صاحب، عہدم دارالعلوم ندوہ العلماء
مولانا سعید الرحمن عظیمی صاحب اور نثار عالم مولانا محمد
سید محمد حمزہ خسی صاحب و دیگر معاونین اور ان کے علاوہ
شہر کے بعض اعلیٰ علم حضرات جو اپنے دینی جذبی کی بناء
پر متعدد کاموں میں اپنا تعاون دیتے ہیں، ان سب کے
نام شکر گزار ہیں۔

اور انشعاعی سے دعاء ہے کہ ہم سب کو اپنی رضا
کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کام کو موثر
و منید بنائے، اور قبولیت عطا فرمائے۔ و الحمد لله
اولاً و آخرًا، و صلی اللہ علی نبیہ الکرم
محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم۔

☆☆☆☆☆

(بیانیہ صفحے اور کا) کے کتب خانوں پر بایلینڈ
کے شہروں کی بھی لگتی ہے جو بایلینڈ کی زبان میں قرآن
کریم کا ترجمہ ہے اسی اور ملک اس کیست کے طلب گار
اختلافی کے مباحث میں حصہ لیا، حیدر آباد سے ایک
درد میں فرزند دل بند کو لکھتے ہیں کہ ”حلت راغب کے
میں مخالف اور موافق دونوں فریق مجھ کو لکھ رہے
ہیں، اور میری رائے کے جو جیا ہیں، مگر میں اس اختلافی
میں توفیق الہی نے ہمارے علماء دین کو نظرت سے
پڑے کہ آخر یہ مولوی الحلف اللہ ہیں کون؟ ایک وہ تھے
جیسا کیا، اور انہوں نے بعوہ تعالیٰ اپنے تیس کائبیاء بینی
اسرا ایسل کر کے دکھایا، ندوہ العلماء کی بنیادی،
عقلائد و حالات ایسے بدل گئے، بالآخر ملنے اور زبانی
گفتگو کا فیصلہ کیا، وہ سال میری آنکھوں میں آج بھی
تہجد لائی، اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:
”ندوہ کو یہ بھی مقصود ہے کہ ایک دارالافتاء مقرر کیا
پرانے شہر کے محترم شرقاء کی ایک جماعت قیام گاہ
چاراہم، میرٹھ، میں (۲۶)

”مولوی صاحب کا مشرب بہت وسیع تھا، بھی
کسی کی تکفیر سے قلم آلوہ نہیں فرمایا، نہ کبھی مسائل
اختلافی کے مباحث میں حصہ لیا، حیدر آباد سے ایک
اداروں سے قرآن کریم کے دفعے باخوص باخوخی دے لئے
گئے اور اس اسک ختم ہو گیا، بایلینڈ کے اخبارات نے ملک
میں آباد مسلمانوں کے ثابت طرزِ عمل اپنانے پر خصوصی
ستائشی مضمون شائع کے اور تینی پینامات پیش کئے،
بایلینڈ کے ایک اخبار ”ٹلی گراف“ نے اپنے صفحات اس
فلم پر رد عمل کے لئے پیش کئے جس کے باعث بایلینڈ کی
مسجدوں سے قرآن کریم کے متعلق سوال جواب چینے
لگے اور اسلام کے بارے میں معلومات ہونے لگیں، فلم
کی اشاعت کے بعد ایک ہفتہ میں کئی بایلینڈی بائندوں
بڑھانے کی جو ضرورت سائنسی اس کا کام بھی جاری
ہے۔ اسافر کی منتظری کے لئے سپت منیں کو اڑز بڑانے
کی جو تجویز تھی وہ بہت اچھے طریقے سے انجام پاری
ہے۔ دارالعلوم کے مکاتب شہر اور شہر میں قائم ٹانوی اور
عالیٰ تعلیم کی جو شاخیں ہیں وہ بھی مناسب ڈھنگ سے
کام انجام دے رہی ہیں۔

آپ کی دوسری خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے
علامہ سید سلیمان ندوہ تحریر فرماتے ہیں:
دوسرا یہ کہ کانپور کے قیام کے زمانہ
میں انگریزی سے اتنے حرف شناس ہو گئے کہ
یورپ میں لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکا
جائے۔ بایلینڈ کے ”میر“ نامی علاقہ میں بایلینڈی
ندوہ العلماء جو بنے والا تھا اس کی صورت مثالی پہلے
یہ ذات گرائی میں جمع تھی۔ (حیات ٹلی،
حاشیہ، ص: ۳۰۲)

تیسرا اجلاس میں جو منظوم پاس ناے پیش
ہوئے ان میں ایک پاس نادر شاعر حافظ عبداللہ تخلص
بہ عاجز کا بھی ہے وہ مولانا سے متعلق اپنے تاثرات
و احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

نام نامی کی طرح سے سر بر لطف الـ
مولوی لطف اللہ اعلیٰ صدر مفتی دکن
جن کے فیض علم سے مملو ہوئے ہندو سنہ
صرمرو شام اور روم و ایران و عرب چین و ختن
کاروں کی ذمہ داری ہے کہ یورپ میں ملکوں کی زبان
و اسلوب میں اسلامی تعلیمات دین اسلام کی صحیح مکمل
پیش کر کے عملی طور پر تمنہ پیش کریں، ملقات توں، گفتگو،
ڈاکاگ اور ورکشاپ کے ذریعہ لوگوں کے ذہنوں سے
اسلام کی غلط شیوه کو دور کریں، جو زرائی ایلاخ نے ان
کے ذہنوں میں رائج کر دی ہے، کیونکہ یورپ میں
عہدہ افقاء کو حضرت سے ملکی کیا کیا شرف
باشدے بالکل سادہ ذہن ہوتے ہیں، جو کچھ جایا جاتا ہے
وہ اسے تسلیم کر لیتے ہیں، لیکن وجہ ہے مغربی قاتمیں
مور درست نہ ہو کیوں نکر بھلا یہ اجمن
یوقوف بنائے رہتے ہیں۔

(روداد اجلاس سوم، قصیدہ اردو، ص: ۱۹)

☆☆☆☆☆

میں تحریر کرتے ہیں:

اہل فضل و مکال کا نقش صفویت سے منایا، اب شہد علم
ہے اور نہ کمال، بلکہ بجائے اس کے سراسر جملہ ہے،
قدر ندوہ کے متعلق اعتراض ہوتے اسی قدر مولوی
کے اس تحریر کی تحریرات و افعال ترک کر دیے جائیں،
اور جدال، زمانے کی حالت دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ
غالباً بعد چندے یہ گل سکھی گا کہ کوئی قفس فرائض و خصوصیت
بیانے والا بھی نہ ملے گا، مگر الحمد للہ کہ ایسے نازک وقت
میں توفیق الہی نے ہمارے علماء دین کو نظرت سے
پڑے کہ آخر یہ مولوی الحلف اللہ ہیں کون؟ ایک وہ تھے
جیسا کیا، اور انہوں نے بعوہ تعالیٰ اپنے تیس کائبیاء بینی
سرا ایسل کر کے دکھایا، ندوہ العلماء کی بنیادی،
عقلائد و حالات ایسے بدل گئے، بالآخر ملنے اور زبانی
گفتگو کا فیصلہ کیا، وہ سال میری آنکھوں میں آج بھی
ایسے گویا کل کی بات ہے کہ مغرب دعشاء کے مابین
پرانے شہر کے محترم شرقاء کی ایک جماعت قیام گاہ
چاراہم، میرٹھ، میں (۲۶)

مولانا کی اس مختصر تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ
کاٹے گرم جوشانہ ملے، رکی گفتگو کے بعد اصل
ندوہ کے مقاصد کے ساتھ آپ اس کی رفتار سے بھی
مطمئن تھے، اور اس کے قیام کو توفیق الہی سمجھتے تھے،
اس اجلاس کے بعد آپ نے تین سال حیدر آباد میں
شندی، تحریر آئے تھے، مطمئن اٹھے، جاتے ہوئے
اور سو اسال دہلی و علی گڑھ میں گزارا، مگر علات، زہر
کے اثرات اور ضعف کی وجہ سے بعد کے اجلاس میں
جب چالا کر تھا میرٹھ میں منعقد ہوا، اس بار بھی نہ
چلا کریں، خاہر ہے بسبب نہ ہونے دارالفتیو کے
اکٹھاں مقدمات و معاملات کوخت ترددات پیش آتے
ندوہ العلماء کے چوتھے اجلاس کی صدارت
ہیں، اور علماء عصر اپنے تعلقات ضروریہ کے تحریر قاتدی کی
جانب کم تحریر ملتے ہیں، ایسے پتشہ فیض کے اجراء کو کون
ندوہ کا چوتھا سالانہ اجلاس شوال ۱۴۱۷ھ مطابق
مسلمان قیمت اونا جائز کہے گا۔ (روداد اجلاس سال
ما�چ ۱۹۸۱ء کویرٹھ میں منعقد ہوا، اس بار بھی نہ
چلا کریں، میرٹھ میں منعقد ہوا، اس بار بھی نہ
چلا کریں، تیسرا اجلاس بریلی شہر میں منعقد ہوا،
جو فیض ندوہ کا مرکز تھا، ندوہ کی مخالفت میں مخالفین نے
کے نام لکھا، آپ حیدر آباد سے تشریف لائے،
مولانا لطف اللہ صاحب بہت سی خصوصیات
اور اجلاس یا وقار مولانا لطف اللہ صاحب کو بھی قابل
صدارت تھے، اس سلسلہ میں مولانا حسین خاں
اپنے افتتاحی کلمات میں ندوہ العلماء کے مقاصد
ذکر کرتے ہیں، ندوہ کی تاریخ میں ان کی خاص اہمیت
شیر وانی نے ایک دچپ دا تقلیل کیا ہے آپ لکھتے ہیں:
”پر خاص اندماز میں روشنی ذاتی، آپ نے فرمایا:

”بمحاسن اغایا آپ کو معلوم ہو چکا کہ آپ کے
اسلاف کیے ہے صاحب فضل و مکال تھے اور آپ کی
قوم میں کیے ہے تو ملک اور علم وہیں
ہے، پہلی خصوصیت تکفیر سے احرار ہے، آپ نے
عم پھر کسی کی تکفیر نہیں کی، آپ کے شاگرد اس سلسلہ
الشاحب صدارت کے لیے حیدر آباد سے تشریف
میں یا گزار روزگار تھے، افسوس زمانہ نے اس پلٹا کھایا کہ
تمیر جات۔ ۱۹۸۱ء ۱۴۱۷ھ

۲۸

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی



ہوگی؟

جواب: دوران نمازیا ارادہ اک گھنٹی پر نظر پڑی اور نام معلوم ہو گی تو فتحاء کا مخفی قول یہ ہے کہ نماز فاسد ہو گی، ہاں ارادہ کے ساتھ گھنٹی دیکھنا کرو، ہے کہ تکہ ہر وہ عمل جو نماز سے قبضہ بنا دے کرو ہے، اسی طرح اگر زبان سے وقت کو پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے

عرب کے ایک عظیم عالم شیخ بکر بن عبد اللہ ابوزید

فضل احمد ندوی

کتابیں لکھیں، تقریب باب مالکیہ عربی عربی کے بعد شیخ ابو بکر
المذہبی نے ۱/۲۸۹۰ء میں مطابق ۲۰۰۸ء ۲/۵ء برداز
مکمل وفات پائی۔ ائمہ شافعیہ احمد بن حنفیون
شیخ کی کتابوں کی کل تعداد ۲۲۶ ہے، جن میں چند
ایمہ کتابوں کا بیہاں تذکرہ کیا جاتا ہے:
☆ التحدید بعalla يصح فيه

حدیث لا التحديد بعalla يصح فيه
 سعودی عرب کے رکن رکن اور الجیز الدائمۃ للخلافاء
 وقواعد الحرج والتعديل (۲ جلدیں، جن میں
 سے ایک جلد شائع ہو گی ہے) ☆ الفتنۃ
 کے سابق رکن ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ ابوزید کا مخدوم قول
 سے علم افتاب حاصل کیا ہاں عین ابوزید کا مخدوم قول
 ریاض میں انتقال ہوا، شیخ ابوزید کا تعلق مشہور عربی قبیل
 آنساب العرب واجم کا کچھ حصہ اور بعض دیگر سائل میں
 پڑھے، اور شیخ کے افادات بھی مختوف کیے، آپ کو حرمین
 شریفین، بیرونی، مغرب، شام، ہندوستان، افریقہ اور دیگر
 ممالک کے بیرونی علاماء سے سہ اجازت حاصل تھی جن
 میں ایک بیرونی علاماء سے سہ اجازت حاصل تھی جن
 کو اپنے مستقل طور پر پرچم کیا ہے۔
 ☆ الاعداد میں فاحشانی تعلیم کے ذریعہ المعبد العالی
 ☆ حکم الانتہاء إلى الفرق
 ☆ الأحزاب والجماعات الإسلامية ☆ هجر
 المبتدع ☆ در، الفتنه ☆ تسبیح
 العولود ☆ المدخل المنفصل إلى مذهب
 الإمام أحمد بن حنبل ☆ حلیة طالب
 العلم ☆ السبحة تاریخها
 وحکمه ☆ مرویات دعاء ختم القرآن
 وحکمها ☆ داخل الصلاة
 وخارجها ☆ خصائص جزیرہ العرب جبل
 الال بعرفات تحقیقات تاریخیة
 شرعیة ☆ التعلم وأثره على الفكر ☆ محض
 الناهی الفظیل ☆ طبقۃ النساءین ☆ علماء
 الحنابیة من الإمام احمد إلى وفیات القرن
 الخامس عشر الهجری ☆ النظراء (پارسال
 کا مجھوہ: (۱) العراب من العلماء
 وغیرهم. (۲) التحول النذهنی. (۳) التراجم
 الذاتیة. (۴) لاتفاق الكلم في العلم). ☆
 التقریب لعلوی این القيم ☆ این قیم
 الجوزیۃ: حیاتہ، آثارہ، مواردہ
 (اکثر معلومات بکر ابوزید
 www.wikipedia.org/wiki
 اور www.banyzaid.com

میں آپ سے آپ کی تحریر اشواویں ایجاد اور آپ کا رسال
 آداب الحج و المناظرہ پڑھا، اور پاشرکت فتحاء آپ
 کے سابق رکن ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ ابوزید کا مخدوم قول
 سے علم افتاب حاصل کیا ہاں عین ابوزید کا مخدوم قول
 ریاض میں انتقال ہوا، شیخ ابوزید کا تعلق مشہور عربی قبیل
 آنساب العرب واجم کا کچھ حصہ اور بعض دیگر سائل میں
 پڑھے، اور شیخ کے افادات بھی مختوف کیے، آپ کو حرمین
 شریفین، بیرونی، مغرب، شام، ہندوستان، افریقہ اور دیگر
 ممالک کے بیرونی علاماء سے سہ اجازت حاصل تھی جن
 میں ایک بیرونی علاماء سے سہ اجازت حاصل تھی جن
 کو اپنے مستقل طور پر پرچم کیا ہے، وہاں
 اپنے ابتدائی تعلیم باری رکھی، پھر المعبد العالی میں اور
 اسکے بعد کلیلۃ الشریعہ میں پڑھا، اور ۱۳۸۷ء میں
 للقہاء سے عالمیت (بھتیر) کی سند حاصل کی پھر
 فاحشانی تعلیم کے ذریعہ وہاں سے پہلی پوزیشن کے
 رہا (جس نے اپنے زیورات سے ڈاکٹر کی سند حاصل
 ساتھ سند فرات حاصل کی ۱۳۸۳ء میں مدینہ متوہہ
 کی سے ۱۳۸۸ء میں کلیلۃ الشریعہ سے فرات کے بعد
 مدنیہ منورہ میں فتحاء کے مکتبت عالمہ میں
 تک اس عہدہ پر فائز ہوئے اور ۱۳۹۰ء
 تک اس عہدہ پر برقرار رہے، ۱۳۹۰ء میں مسجد نبوی
 میں بطور مدرس متعین ہوئے، یہ سلسلہ ۱۳۰۰ء تک چا
 نورہ کے متعدد مشائخ کے طبقوں میں بھی پابندی کے
 ساتھ حاضر ہوتے تھے، پناہیچ ریاض میں وہاں کے
 سابق قاضی شیخ صالح بن عبد اللہ بن مطلق سے لفاقت اور
 علم البتاب حاصل کیا، اور ان سے مقامات حیری کے
 پیاس مقامات پڑھے۔ اور شیخ عبد العزیز بن باز سے
 گئے، اس عہدہ پر ۱۳۹۳ء تک رہے، اسی سال ایک
 اعزازی شاہی فرمان کے ذریعہ آپ کو المیز الدائم
 جہان ریچی (شیخ الاسلام این تیجیہ کے جدا احمد) کی
 کتاب ایقونی سے کتاب اربع پڑھا، اور ۱۳۹۵ء میں امتیاز
 کے ساتھ کلیلۃ الشریعہ ریاض سے فرات حاصل کی۔
 مدینہ میں شاہین باز سے دوسرا ان کے گھر میں
 نو کرخ الباری، بلوغ الرام اور فرقہ، تو حید و حدیث کے
 پیاس پڑھے اور آپ سے اجازت حاصل کی، اسی
 طرح اسی ملک مشہور عالم شیخ محمد امین شفیقی کی محبت
 نماشندہ بنا لیا گیا، اور ۱۴۰۵ء میں آپ پنج فتحۃ عربی
 میں ہے، یہ وقوف آپ کے مدینہ مغلی ہونے سے لے کر
 رہے، شیخ نے حدیث، فتنہ، ثابت اور دیگر علم پر دیکھا
 ۱۳۹۳ء میں شفیقی کی وفات تک کا ہے، اسی مدت

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اقامت کہنا مذہب نہ کا حق
 ہے بلکہ اگر وہ کسی وجہ سے دوسرے کو اقامت کرنے کی
 شرورت پڑے، اس نے ایک دوسرے شخص سے پچاس
 اجازت دیتے یا اس کی رضا مندی میں دوسرا شخص
 ہزار روپے بطور فرش لئے اور اپنی بیوی کے تمام زبردست
 بطورہن ان کے پاس رکھ دیتے، تین سال بعد فرش ادا
 کرنے کے لئے کوئی قیامت نہیں ہے، رواتب
 میں اس طرح کی بھی صورتی ملتی ہیں، امام ابوالاؤذ
 جائے گا اور اگر اسی مقدار نہ ہو، بہرے سے تو اس سے خصوصی
 سا عوام سے ایک باب ہی پاندھا سے کہ ایک آدمی
 اذان کے اوپر زکوٰۃ اقامت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہے کہ بہرے اور خون لٹکنے سے خصوصی اس سے خصوصی اس سے خصوصی
 سوال: اگر کسی کا بھاٹک جائے اور اس کی جگہ پاٹک
 کا بھاٹک ہو تو خصوصی اس بھاٹک کے کیا ہے؟
 حضرت عبد اللہ بن زید سے اقامت کہلوائی۔
 سوال: پاٹک کے بھاٹک کا بھاٹک وہاں اس کی وجہ سے
 زید نے ایک فلیٹ اپنے بھوپال کے لیے خرید لیا ہے تاکہ
 مرتبہ (جس کے پاس رہن رکھا گیا) پر، علامہ شافعی نے
 ہر یوں کو کہہ دیا ہے، جیسا کہ اسی بھاٹک کی وجہ سے زکوٰۃ واجب
 نہیں ہوتی ہے، اسی میں رہن بھی ہے۔ (رواہ کارب /۷)
 پر دیکھا ہے کہ اگر اس کا کچھ حصہ باقی ہو تو اس نے
 ایکیوں کی مقدار سے کم ہو اس کا دھنہ واجب
 رہا ہے زائد ہے کیا اس کی مالیت پر
 زکوٰۃ واجب ہے۔
 جواب: جو فیکت رہا اس کی نیت سے
 سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی زبان بے، اس کا
 راست سمجھ سکے اسی لیے عربی زبان کو آسان کر کے جدید اسلوب میں
 چھوٹے بھوپال کی نفیات کو سامنے رکھتے ہوئے عمدہ کاغذ، خوبصورت
 اختیار کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ مختقبل
 طباعت اور طبلہ ملکی مدارس و اسکول کی ضرورت کے مطابق "لفتنا
 میں بھوپال کے لیے لیا گیا ہو اس میں
 زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، اسی کو طے کا، ہاں اگر
 فحشی بھی کہ سکتا ہے، امام تنہی نے اپنی کتاب جان
 صراحت کی ہے کہ بہائی مکاتب میں
 زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (رواہ /۱۸۵)

مکتبۃ الشیاب ندوہ روزانہ کھڑی ایلی
 ہو اور دوران نمازیا کی کھڑی گھنٹی پر
 نے اقامت کہنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
 "تجہارتے جہاں صدائے اذان دی ہے اور جہاں
 پڑھے اور وہ نامہ جان لے تو اس سے تباہ
 پر کوئی اثر پڑے گا کیا نماز فاسد ہوئی
 وسیعی ایام میں ایکیوں بھلک بھلک بیکھڑے پو، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی
 ناشر مکتبۃ الروضہ، بھوپال
 عبدالعزیز قاسمی ندوی، ہمواری: ۰۹۸۳۷۵۰۱۹۷۳

رسید کتب

م. ج. ج.

قرآن حافظ نعمان صاحب نے اس میں صحیح دشام کی
سنون دعاؤں کو صحیح کیا ہے، مزید اسامہ حنفی، نمازوں،
اوپر ای سوتھوں کا بھی ذکر کیا ہے، اور دعاء برائے حفظ
قرآن، مناجات مقبول اور اچھی زندگی کے اگارے کا
وستور اعلیٰ بھی دے دیا گیا ہے۔ مرتب کے والد حرم
مکہ میں انجیختر ہیں اور ایک معروف مرشد بھی ہیں۔

☆☆☆

نام کتاب: خفایہ دل
از: مولانا حبوب احمد ندوی بن حضرت مولانا قمر الزمان

صاحب الابادی
ناشر: کتبہ دارالمعارف، بی، ۲۳۹، وصی آباد، ال آباد پوپی

دکتور احمد فردید کار سالہ ترکیہ الفتوح سامنے آیا

جناب مولانا شاہ نمر احمد صاحب ممی کے
معروف علماء و مشائخ میں ہیں جن کی ذات گرامی سے
ذکر و تلاوت، دعا، تجوید، درود و سلام، زبدہ، محاسن فضیل،
برہم و شکر، توکل، خوف و خشیت، توبہ و استغفار کی
اہمیت، ضرورت اور اس کے نتائج و ثمرات سے بحث
کی گئی ہے، ساتھ میں امام غزالی کی تبلیغ و دین (ترجمہ
مولانا عاشق الہی میر سعید) کی تبلیغ اخلاق نامہ مومہ
کے نام سے حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب ال

آبادی کے قلم سے شامل کردی گئی ہے، جس میں ریاء،
کبر، حرص و طمع، خود پسندی، حسد، غصہ، بخل، شہرت
چاہی، فضول گوئی، غبیت، بھوٹ کے نہشات

بتابے گئے ہیں، کتاب کا اب دوسرا ایڈیشن آئے
کوہے، برائے افادہ کام ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: بھرے موئی
مرتب: مولانا نازیب احمد ندوی سسوی

ناشر: مکتبہ اسلام، گوئن روڈ، بکھنوا
صفحات: ۳۲۲ صفحات میں

کام مصنف نے انجام دیا ہے، مذکورہ الحلماء کے فضلاء
میں ہیں، پونامیں جامد نظامیہ کے شیخ الحدیث ہیں،
کتاب پر قدمر حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب

جزل سریزی آل انبیاء مسلم پرسیل لا بورڈ کا ہے۔

نام کتاب: زاد مومن

مؤلف: مولانا حافظ محمد رزین اشرف ندوی

ناشر: ۹۲، ریما منزل، توب خانہ مسجد، شیوا جی گجر،
لی ۳۱۸، کالیہا، بھی

پونے ۵

صفحات کی کتاب ڈھائی سوروپے کی ہے،
جس میں شیطانی و سادوں اور صراحت مقتضی
لوگوں کو بڑا لمحہ پہنچ رہا ہے، انہوں نے دستور حیات
کے طور پر اذکار و اوراد، ہدایات و توجیہات کا ایسا
مکمل مختصر کر دیا ہے، شیطان آدمی کو گراہ کرنے
اور جنکوں و شبہات میں ڈالا کرنے کے لیے جو طریقے
اختیار کرتا ہے ان کا ان سے قصین ہو جاتا ہے، برائے
کام مصنف نے انجام دیا ہے، مذکورہ الحلماء کے فضلاء
میں ہیں، پونامیں جامد نظامیہ کے شیخ الحدیث ہیں،
کتاب پر قدمر حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب

نام کتاب: حج و عمرہ کی دعائیں صحیح اردو میں آسان
و دعائیں (مومن کا تحریر)

اتخاب و ترتیب: مولانا محمد نویں صاحب پان پوری

ناشر: مکتبہ ابن کثیر، گولڈن ۲۲۵/۲۵، بلاسزروڈ،
شہر نمبر ۸، ناکپارہ، بھی

۱۲۵ صفحات کی یہ کتاب ۳۵ روپے کی ہے جس

میں دعاؤں کا اچھا انتخاب دے دیا گیا ہے، مصنف ایک

مقبول و ای ای اللہ ہیں اور ترجیحان جماعت تبلیغ حضرت

مولانا محمد نویں صاحب پان پوری کے جا شین ہیں، حضرت

مولانا سید ایام اکن علی شیخ ندوی کے جائز بیعت و ارشاد ہیں،
بارک اللہ فی حیاتہ و اعلمه۔

صحیح دشام کی دعائیں، روزمرہ کی دعائیں، مختلف

اجوال و اسراف اور پریشانیوں کی دعائیں شامل ہیں۔

مصنف نے بچوں کے لیے اور عام مسلمانوں
کے لیے عقائد و ایمانیات اور سیرت پاک سے متعلق

نام کتاب: تبلیغیں تاریخ دعوت و عزیمت
سوال و جواب کی صورت میں سادہ انداز میں ضروری

بلقلم: مولانا نازیب فضل ربی ندوی (کراچی)
معلومات فراہم کی ہیں، روزمرہ کی دعائیں اور چالیس

ناشر: مکتبہ جلس تحقیقات و نشریات اسلام، ناظم آباد، کراچی
محترف حدیثیں بھی جمع کر دی ہیں، گویا جن کر موتی

ایک ہزار میں پروردی ہیں، "بھرے موئی" نام ہے،
ان موتیوں کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: اذکار الصباح والمساء

مرتب: حافظ نعمان بن عبد المنان

ناشر: خاقانہ بدیری، مکتبہ المکرم

صفحات: ۲۲۵ صفحات

اجوال و اسراف اور پریشانیوں کی دعائیں شامل ہیں۔



WALIULLAH
JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میاں جو میلر

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob. 9305672501

ARHAM
MEN'S WEAR
Specialist
Sherwani, Jodhpuri Designing Suits
KOREY WALI GALI, NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

R. U. Khan
Ph: 09335810078
09415001164

Label World
Manufactures quality Woven Labels
هر طرح کے کپیبوٹر اثر اور ووین لیبل
پروتیٹ لیبل کپیبوٹر اثر امبو انڈری کے لئے

3, Vidhan Sabha Marg, Hazratganj, Lucknow-01(U.P.)India
Ph: +91-522-2623625 E-mail:riyazwise@gmail.com



ALAUDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Ph: 23460220-23468708 Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS
Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD
Tel : 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact: Mr. M. Ataq 09190335087
Mr. M. Imran 9415757256
Mr. Zeeshan 9326726156

Phone: (022) 2616944
(022) 2627642

دینی صبغہ صورتہ ملبوسات کا قابلِ اختصار مرکز
اصل کوائی، جدید ترین فشن کے ساتھ
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pullowers,
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & Ties.
شادی میاں، توبہ اور تقریبیات کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لائیں قبل بھروسہ برائے
menmark®
Ultimate Men's Clothing
MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow. 226001